بِسمِ اللہ الرّحمنِ الرَّحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

جناب سپیکر!

ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے حد شکر گزار ہیں جس نے آج ہمیں ہماری مخلوط حکومت کا پانچواں اور بحیثیت وزیر خزانہ مجھے تیسرا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز بخشا، جو کہ ہم پر صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کے اعتماد کا مظہر ہے۔

۲۔ ہمیں ایسا خیبر پختونخوا ملا جس میں تمام شعبے بد انتظامی کا شکار تھے۔ اسے قابل انتظام بنانا ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن تبدیلی ہمارا مشن تھا۔ تبدیلی کے اس سفر میں قدم قدم پر مشکلات اور رکاوٹیں تھیں۔ ہماری مخلوط حکومت نے اس چیلنج کو قبول کیا اور صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ اس ناممکن کام کو ممکن بنانے میں، میں اپنے وزیر اعلیٰ جناب پرویز خٹک کی سیاسی بصیرت، دوراندیشی، مسائل سے نکلنے کا صحیح راستہ چننے اور منزل کا تعین کرنے سمیت اُن کی قائدانہ صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

۳۔ جیسا میں نے ذکر کیا ہمیں ورثے میں تباہ حال ادارے ملے جو کہ بااثر افراد کے زیر اثر تھے۔ صوبہ دہشت گردی کی لپیٹ میں تھا۔ امن وامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ حکومتی اختیار کمزور پڑ گیا تھا۔ عوام کی مشکلات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ تھا۔ اداروں کو بااختیار کر کے غریب عوام کو ریلیف دینا ایک مشکل مرحلہ تھا۔ صوبے میں پرامن ماحول واپس لانا ایک چیلنج تھا۔ صوبے کے حالات سرمایہ کاری کیلئے موزوں نہیں تھے لیکن صوبے کی جغرافیائی برتری کو صوبائی معیشت کی بنیاد بنانا ہمارا مشن تھا۔ ہمیں اندازہ تھا کہ انہی خراب حالات کی وجہ سے سرمایہ کار صوبے میں سرمایہ کاری سے کتراتے تھے۔

جناب سپیکر!

۴۔ ایسے ناسازگار حالات میں جہاں ناانصافی کا دوردورہ ہو، سرکاری مشینری کرپشن زدہ ہو، بیرونی سرمایہ کاری تو دور کی بات، ہمارے اپنے سرمایہ کار بھی صوبے میں سرمایہ کاری کیلئے تیار نہ تھے۔ ہماری حکومت

نے ضروری قانون سازی کی، اداروں کو با اختیار بنایا، سرکاری شعبے سے کرپشن اور بدعنوانی کا خاتمہ کیا اور سرمایہ کاری دوست پالیسیاں اپنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب بیرونی سرمایہ کار بھی یہاں سرمایہ کاری کیلئے مائل ہوئے۔ عوام کو ریلیف دینا اور کرپشن کا خاتمہ ہمارا ہدف تھا۔ یہ وہ چیلنجز تھے جن کا ہم نے شروع دن سے سامنا کیا۔ ہماری مخلوط حکومت نے سیاسی اور انتظامی بصیرت اور عزم دکھایا اور ان تمام مسائل پر قابو پالیا۔

جنا ب سپیکر!

۵۔ صرف چار سال میں کئی عشروں کی دشواریاں ختم کرنا، حکومتی اداروں پر عوام کا اعتماد بحال کرنا، ماضی کے تباہ حال شعبوں تعلیم، صحت اور مقامی حکومتوں کے نظام کو ترجیحات میں سرفہرست رکھنا، مشکل کام تھا۔ ہمارے عزم واخلاص نے یہ مشکلات سَر کیں اور ایک عوام دوست جمہوری اسلوب حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ صوبے کو ایک نیا تشخص دیا جسے نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی سطح پر بھی سراہا جانے لگا۔ تعلیم میں ہم نے اہداف رکھے اور انہیں حاصل کیا، شعبہ صحت کو فعال کیا اور دونوں شعبوں کو پرائیوٹ شعبے کے برابر لا کھڑا کیا۔ آئین کے آرٹیکل 140 (A) کی روح کے مطابق ایک بہتر اور مؤثر بلدیاتی نظام قائم کیا جسے World Bank اور UNDP جیسے بین الاقوامی اداروں نے سراہا۔ صوبائی حکومت کے ان عوام دوست اقدامات کا ہر سطح پر اعتراف کیا گیا۔ اسی طرح صوبے کے مالیاتی نظم ونسق کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے حکومت DFID کے تعاون سے ایک جامع اصلاحاتی پروگرام PFM Reforms Strategy منظور کرچکی ہے۔

جناب سپیکر!

۶۔ ہماری حکومت روز اول سے انسانی وسائل کی ترقی اور اُن کی استعداد کار میں اضافے کے لئے سرگرم عمل رہی۔ ہم نے سرکاری ملازمین کی مراعات میں اضافہ اس سوچ کے ساتھ کیا کہ وہ زیادہ موثر طریقے سے اپنی صلاحیتیں عوام کی خدمت میں صرف کریں گے۔ اس کے لئے ہم نے مؤثر نگرانی اور جزا وسزا کا نظام قائم کیا اور دوسروں کی محتاجی کی بجائے ہم نے صوبے کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے پر عملی کام کیا۔ اسی بنیاد پر صوبے کے گریڈ ایک سے سولہ تک کے ملازمین کی اپ گریڈیشن کی گئی جن میں کلاس فور، کلرکس، کمپیوٹر اپریٹرز، سپرئنٹنڈنٹس، ریونیو سٹاف اور پیرامیڈیکس قابل ذکر ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ NTS کے ذریعے بھرتی

ہونے والے اساتذہ کی ریگولرائزیشن، ویلج کونسل سیکرٹریز، سٹینوگرافرز، سب انجینئرز، محکمہ پولیس، ایکسائز، اریگیشن کے سٹاف اور محکمہ تعلیم کے مینجمنٹ کیڈر کی اپ گریڈیشن کے علاوہ اساتذہ کو ٹائم سکیل بھی دیا جائے۔ مزید برآں پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پرونشل سول سروس اور پرونشل مینجمنٹ سروس کو ایگزیکٹو الاؤنس دینے کے لئے بھی حکومت کوشاں ہے۔ تاہم میں معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ تنخواہ اور پنشن کی مد میں ہر سال صوبے کے خزانے پر بوجھ بڑھتا جارہا ہے اور اگر اس سلسلے میں بروقت اقدامات نہ کئے گئے تو یہ اخراجات قابو سے باہر ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۔ ہم نے صوبے کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا ایک کل وقتی چیلنج قبول کیا۔ جس کے لئے قلیل المدتی، وسط المدتی اور طویل المدتی منصوبہ بندی نہ صرف ناگزیر ہے بلکہ عوام کو اس کے لئے تیار کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ سراج الحق صاحب نے بطور سینئر وزیر خزانہ صوبے کی حقوق کے لئے زبردست جدوجہد کی جس کی نتیجے میں بجلی کے خالص منافع کی مد میں 110 ارب صوبے کو جاری ہوئے لیکن یہ رقم اس کے بعد آنے والی حکومت کے دور میں صوبے کو ملی۔ بعد میں آنے والی حکومت نے اس پر اکتفا کیا اور اس مد میں مزید کوئی اضافی رقم مرکز سے حاصل نہ کرسکی۔ اور پن بجلی منافع 6 ارب روپے پر ہی منجمد رہا۔ وزیر اعلیٰ جناب پرویز خان خٹک کی قیادت میں حکومت اور اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کی کوششوں سے پن بجلی منافع غیر منجمد ہوا جس سے اس کا حجم سالانہ 18 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔ صوبے کے 88 ارب روپے بقایا جات کو منوایا گیا جن میں سے وفاقی حکومت کے مطالبے کے مطابق 18 ارب روپے منہا کر کے 70 ارب روپے وفاقی حکومت کے ذمے ڈال دیئے گئے جو کہ چار قسطوں میں دینا طے ہوئے۔ ان میں سے پہلی قسط 25 ارب روپے پچھلے سال موصول ہوئی جبکہ باقی رقم 15 ارب کی تین قسطوں میں موصول ہونی ہے جس میں سے اس سال اب تک 5 ارب 20 کروڑ روپے موصول ہو چکے ہیں۔ مشترکہ مفادات کونسل سے منظور شدہ اے جی این قاضی فارمولے کے تحت ہم اس کو نہ صرف زندہ کر چکے ہیں بلکہ اس کو مستقل حل بھی سمجھتے ہیں جس سے صوبے کی پن بجلی کی رائلٹی 80 بلین روپے تک جا سکتی ہے۔ چشمہ لفٹ اریگیشن سکیم کی منظوری ہماری بڑی کامیابی ہے۔ ہماری

حکومت 120 ارب روپے کی اس بڑی سکیم میں اپنے حصے کا 35 فیصد برداشت کرے گی جبکہ 65 فیصد وفاق ادا کرے گا۔اس سے جنوبی اضلاع کی 2 لاکھ 86 ہزار ایکڑ اراضی کو زیر کاشت لایا جاسکے گا اور یہی صوبے کی زرعی اجناس میں خود کفالت کی منزل ہے۔ہم اپنی صنعتی ترقی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے وفاق سے 100 ملین مکعب فٹ گیس کا کیس لڑ کر منوا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۔ سی پیک کے معاملے پر صوبے کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش ہو رہی تھی۔صوبے کو اس کے ثمرات سے محروم رکھنے کی منصوبہ بندی تقریباً مکمل تھی لیکن صوبائی حکومت نے بھرپور جدوجہد کی اور مغربی روٹ کو سی پیک کا حصہ بنایا اور ازخود خیبر پختونخوا- چائنہ اکنامک پلان کے تحت صوبے کیلئے صنعتی زونز سمیت گلگت سے چترال ، دیر تا چکدرہ کا متبادل روٹ متعارف کرایا۔ جنڈ سے موٹروے کے ذریعے کوہاٹ کو ملانے کے منصوبے کو وفاق سے منظور کرایا۔ پشاور سے ڈی آئی خان تک ریلوے لائن کی پی ایس ڈی پی سے منظوری لی۔ حطار، رشکئی اور ڈیرہ اسماعیل خان کے صنعتی زونز تجویز کرنے سمیت صوبے کیلئے تقریباً 82 منصوبوں کو چائنا میں منعقدہ روڈ شو میں متعارف کیا۔چین کی سرکاری سرمایہ کار کمپنیوں کے ساتھ مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہوئے اور اس پورے عمل میں ہم اعتماد کے ساتھ صوبے میں 24 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی توقع کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ ڈنمارک، برطانیہ، کینیڈا، ملائشیا اور دیگر ممالک کے سرمایہ کاروں کے ساتھ بھی صوبے میں سرمایہ کاری کیلئے مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۔ صوبائی حکومت FWO کے ساتھ تقریباً 11 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدے کر چکی ہے۔ یہ معاہدے ہاؤسنگ، پن بجلی، سیمنٹ پلانٹ، آئل ریفائنری وغیرہ کے شعبوں میں کئے گئے ہیں۔حال ہی میں حکومت کی طرف سے سرمایہ کاروں کے ساتھ مائنز اینڈ منرل کے شعبے میں ہونے والے معاہدوں سے تقریباً 2 ارب ڈالر صوبے کو حاصل ہوں گے۔ یہ وہ اقدامات ہیں جو ہمارے صوبے کو محتاجی سے نکال کر خود کفالت کی طرف لیکر جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 17-2016 کا کل اِبتدائی حجم 161 ارب تھا، جبکہ نظرِ ثانی شدہ تخمینہ 167 ارب 34 کروڑ 80 لاکھ روپے رہا۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 125 ارب روپے رکھے گئے تھے، جسکا نظرِ ثانی شدہ تخمینہ 145 ارب 33 کروڑ 46 لاکھ روپے رہا۔ اِسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 36 ارب روپے مختص کیے گئے تھے، جبکہ نظرِ ثانی شدہ رقم 22 ارب ایک کروڑ 35 لاکھ روپے رہا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 1531 تھی، اِن میں سے 1247 جاری اور 284 نئے منصوبے تھے۔ ان منصوبوں میں مالی سال کے آخر تک 215 منصوبے مکمل ہوجائیں گے۔

جناب سپیکر!

۱۱۔ میں اب معزز ایوان کے سامنے مختلف شعبوں میں کیئے گئے اقدامات کی مختصر روداد پیش کرنا چاہوں گا۔

۱۲۔ ہمارے بچے ہمارا قیمتی سرمایہ اور ہمارا مستقبل ہیں۔ ان کو معیاری تعلیم فراہم کرنا ہم سب کا اولین فرض ہے اور حکومت خیبر پختونخوا نے تعلیمی ترجیحات کو اپنے مشن کا حصہ بنایا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے تعلیم کے نظام کو نہ صرف جدید خطوط پر استوار کیا گیا ہے بلکہ اس کے لئے مطلوبہ فنڈز بھی مہیا کئے گئے ہیں۔ معیار تعلیم کو بہتر کرنے کے لئے ہماری حکومت نے کئی اصلاحات نافذ کیں۔ Monitoring کے جامع نظام کے ذریعے اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنایا جس کا براہ راست اثر سکول آنے والے بچوں پر ہوا اور ان کی تعداد میں اب خاطر خواہ اضافہ دیکھا جاسکتا ہے۔ School Based پالیسی کے تحت اساتذہ کے ٹرانسفر پوسٹنگ میں مداخلت و سفارش کو ختم کر کے شفافیت اور جوابدہی کو ممکن بنایا اور مدرسہ، سرکاری اور پرائیویٹ سکولز کے نصاب میں ہم آہنگی لائی گئی۔

۱۳۔ ایجوکیشن سیکٹر پلان 20-2015 کی منظوری کے بعد اس سال صوبائی کابینہ نے 20-2019 تک مختص فنڈ کے استعمال کے لئے جامع پالیسی کی منظوری بھی دے دی ہے تا کہ اس پلان کے اغراض و مقاصد

کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

جناب سپیکر!

۱۴۔ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم نے رواں مالی سال میں مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ اہداف حاصل کیئے:

- امسال بھی NTS کے ذریعے تقریباً 14 ہزار اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے۔ اس طرح NTS کے ذریعے بھرتی اساتذہ کی کل تعداد 40 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔
- سکینڈری لیول تک لازمی اور مفت تعلیم تک رسائی کے لئے 5 کروڑ سے زائد کتابیں پورے صوبے میں تقسیم کی گئی۔ اب تک 4 سالوں میں تقریباً 20 کروڑ کتابیں تقسیم ہو چکی ہیں۔
- حکومت نے شعبہ تعلیم میں کئی ایسی معیاری اصلاحات متعارف کرائی ہیں جس سے بہت اچھے نتائج سامنے آئے ہیں۔ مثلاً امتحانی طریقہ کار جدید خطوط پر استوار ہو چکا ہے۔ اور ایسا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جو کہ بین الاقوامی سطح پر آزمودہ ہے۔ اس نئے نظام کے تحت گزشتہ سال پانچویں جماعت کے 4 لاکھ 20 ہزار طلباء کے امتحانات لئے گئے ہیں۔ جبکہ آئندہ سال اس نظام کے تحت پانچویں اور آٹھویں جماعت کے مزید 7 لاکھ 50 ہزار طلباء کے امتحانات لئے جائینگے۔ اس طرح گذشتہ چار سالوں میں اب تک 10 لاکھ سے زائد بچوں کی صلاحیتوں کو جانچا گیا۔
- اساتذہ کی پیشہ ورانہ استعداد کو مزید بہتر کرنا اس حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ چار سالوں میں 66 ہزار سے زائد اساتذہ تربیت لے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پروگرام میں 2 ہزار پرائمری اساتذہ، 2000 پرنسپلز اور تقریباً ایک ہزار سکینڈری سکولز اساتذہ کو SLO کے تحت امتحانی عملے کی ٹریننگ، رہنمائی اور سائنس مضامین کو کیسے پڑھایا جائے، شامل ہیں۔ گذشتہ چار سالوں میں موجودہ حکومت نے ان کورسز میں تقریباً 55 ہزار سے زیادہ اساتذہ کو تربیت فراہم کی تاکہ معیار تعلیم کو بہتر بنایا جائے۔
- موجودہ حکومت کمیونٹی سکولز کے ذریعے بھی تعلیم پہنچانے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ لڑکیوں کے کمیونٹی سکول پرائمری سطح کے سکول ہیں جو کہ صوبے کے دیہی اور دور دراز علاقوں میں قائم

کیئے جا رہے ہیں ان کے لئے ایسے علاقوں کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں قرب و جوار میں کوئی سرکاری سکول موجود نہیں ہے۔تمام 25 اضلاع میں اس طرح کے 1447 کمیونٹی سکول قائم کیے گئے ہیں۔جس میں تقریبا7 ہزار طالبات زیر تعلیم ہیں۔اس کے علاوہ یہ سکول دیہی علاقوں میں تقریبا1800 خواتین کو روزگار کے ذرائع بھی فراہم کر رہے ہیں۔

- لڑکیوں کے تعلیمی اداروں میں اندراج اور تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم سرکاری سیکنڈری سکولوں میں داخل طالبات کو وظائف فراہم کر رہا ہے۔4لاکھ سے زائد طالبات کو 2016-17 میں ایک ارب20 کروڑ روپے مالیت کے وظائف فراہم کئے جا چکے ہیں۔ موجودہ حکومت نے اب تک 16 لاکھ طالبات میں 4ارب روپے کے وظائف تقسیم کئے ہیں۔
- ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے توسط سے سرکاری اور نجی شراکت کے تحت ایسے منصوبے پر عمل درآمد ہو رہا ہے جس کے تحت 5 سے 16 سال تک کے ایسے بچوں کو نجی سکول میں داخل کیا جائے گا جن کے علاقے میں سرکاری سکول کی سہولت موجود نہ ہو۔اس کے علاوہ ان کو سالانہ مفت کتابیں، یونیفارم اور شوز بھی فراہم کیے جائیں گے۔اب تک 30 ہزار تعلیمی واؤچرز سال 2016-17 میں تقسیم کیے جا چکے ہیں۔موجودہ حکومت نے 2015 سے لے کر اب تک 60 ہزار تعلیمی واؤچرز تقسیم کئے ہیں۔اس کے علاوہ:
- پچھلے 4 سالوں کے دوران سرکاری سکولوں میں IT کی تعلیم کے فروغ کے لئے 1300 سے زائد IT لیبارٹریز کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- پاکستان کی تاریخ کے پہلے گرلز کیڈٹ کالج کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- تمام سرکاری سکولوں میں جماعت پنجم تک ناظرہ اور بارہویں جماعت تک ترجمہ قرآن پاک لازمی قرار دیا گیا ہے۔
- صوبے کے سکولوں میں missing facilities بہت زیادہ تھیں جس سے بچوں کی تعلیم پر اچھا اثر نہیں پڑ رہا تھا۔حکومت نے ان پر کافی حد تک قابو پا لیا ہے اور ہائیر سیکنڈری لیول تک

تمام سکولوں میں بنیادی سہولتیں میسر کر دی ہیں اور دیگر سکولوں میں بھی جلد فراہم کر دی جائیں گی۔ اس سلسلے میں پچھلے 4 سالوں کے دوران 14 لاکھ بچوں کے لئے سرکاری سکولوں میں فرنیچر فراہم کیا گیا اور مزید 7 لاکھ بچوں کے لئے آئندہ مالی سال میں فراہم کیا جائے گا۔

- 7 ہزار 500 پرائمری سکولوں میں بچوں کے کھیل کود کے لئے جھولے فراہم کئے گئے جبکہ 2 ہزار 500 سے زائد آئندہ مالی سال میں فراہم کئے جائیں گے۔ اسی طرح پچھلے 4 سالوں میں 5 ہزار سے زائد سکولوں میں کھیلوں کا سامان فراہم کیا گیا۔
- 200 سے زائد سکولوں میں گراؤنڈز تعمیر کئے گئے۔

جناب سپیکر!

۱۵۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں صوبائی حکومت کی توجہ تعلیمی اداروں کو خود مختاری دینے، کالج کی سطح پر تعلیم میں بہتری لانے، پیشہ ورانہ مہارت اور روزگار کے مواقع کے درمیان باہمی ربط اور اداروں کے الحاق کے لئے مطلوبہ معیار یقینی بنانے پر مرکوز رہی۔ مختلف اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

- حکومت اب تک 43 کالجوں کا قیام عمل میں لائی ہے جبکہ 17 نئے کالجوں کی عمارتیں جون 2017 تک مکمل کر دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مزید 62 کالجز زیر تعمیر ہیں۔
- کالجوں کی تعمیر کے لیے نیا کم قیمت ڈیزائن تیار کیا گیا ہے جس سے نئے کالج کی تعمیر پر لاگت کا تخمینہ 25 کروڑ روپے سے کم ہو کر 15 کروڑ روپے تک آ گیا ہے۔
- کارکردگی کی بنیاد پر انعامات کے لیے 10 کروڑ روپے کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس کے تحت سب سے اچھی کارکردگی والے 20 مردانہ اور 20 زنانہ کالجوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔
- 2013 میں کالجوں میں زیر تعلیم طلبا کی تعداد ایک لاکھ 30 ہزار 45 تھی جو کہ 2017 میں بڑھ کے ایک لاکھ 84 ہزار ہو گئی ہے جبکہ 2017-18 میں یہ تعداد دو لاکھ تک بڑھانے کا ہدف ہے۔
- 2013 سے اب تک 3 پبلک لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جبکہ 4 پبلک لائبریریوں کی تعمیر کا کام جاری ہے جو کہ جون 2018 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

- کالجوں میں اساتذہ کی حاضری یقینی بنانے کے لیے بائیومیٹرک نظام کا اجراء کیا گیا۔
- 2013 سے 2017 تک کالج اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے اور تربیت دینے کے لیے 14 کروڑ روپے فراہم کے گئے جس کے تحت گریڈ 17 سے 20 تک کے 1157 اساتذہ کو تربیت دی گئی۔
- صوبے کے 38 مختلف مردانہ وزنانہ کالجوں میں چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام جاری ہے جس میں زیر تعلیم طلبا کی تعداد 20 ہزار 537 ہے۔ جبکہ آئندہ سال میں اس پروگرام کو مزید 62 کالجز میں شروع کیا جائے گا۔
- 10 کالجوں میں اضافی سہولیات کی فراہمی کا منصوبہ مکمل کیا جا چکا ہے۔
- ضلع نوشہرہ اور ایبٹ آباد میں 2 ہوم اکنامکس کالجز کی تعمیر کا کام جاری ہے جو کہ جون 2018 تک مکمل کر لیا جائے گا۔
- 2013 سے اب تک 5 نئی جامعات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ نئی جامعات کے قیام اور موجودہ یونیورسٹیوں کی استعداد کار بڑھانے کے لیے 2013 سے اب تک سات ارب 13 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔
- 2013 سے اب تک کامرس کالجوں کی تعداد 26 سے بڑھ کر 31 ہو گئی ہے جبکہ اس سال مزید 2 کامرس کالجوں کی تعمیر کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔
- کامرس کالجوں میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد 2013 کی نسبت 15 ہزار 399 سے بڑھ کر 18 ہزار 500 ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر!

۱۶۔ صحت کے شعبے میں بہتری لانے کے لئے صوبائی حکومت نے سہ جہتی پالیسی اختیار کی جس کے تحت صحت کے نظام میں بہتری کے ذریعے اداروں کی کارکردگی کو بین الاقوامی معیار تک لانا، بڑے ہسپتالوں اور صحت کے دیگر مراکز میں عملہ، آلات اور دیگر سہولیات فراہم کرنا اور غریبوں کے لئے مفت علاج کی سہولت دینا شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۷۔ محکمہ صحت کا بجٹ جو کہ 13-2012 میں 10 ارب 79 کروڑ روپے تھا، اس مالی سال میں 25 ارب 52 کروڑ ہو چکا ہے۔ اسی طرح ترقیاتی بجٹ 7 ارب 57 کروڑ روپے تھا جو اب 11 ارب 20 کروڑ روپے ہے۔ 13-2012 میں بیڈز کی تعداد 18 ہزار 188 تھی جو کہ اب 23 ہزار 258 ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر!

۱۸۔ صحت کے نظام کو درست کرنے کے لئے قانون سازی کی گئی جس کے تحت:

- تمام تدریسی ہسپتالوں کو MTI کا درجہ دیتے ہوئے خود مختار بورڈ آف گورنرز قائم کئے گئے۔
- سرکاری اور نجی ہسپتالوں، کلینکس اور لیبارٹریز کی چیکنگ کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام۔
- محفوظ انتقال خون کے لئے بلڈ ٹرانسفیوژن اتھارٹی کا قیام۔
- اعضاء کی پیوندکاری کے قانون کے تحت آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کی تشکیل۔
- خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کے نظام کے لئے فوڈ سیفٹی اتھارٹی کا قیام۔
- ہیلتھ فاؤنڈیشن کے نئے قانون کے تحت اس کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے اختیارات کی تفویض۔
- پیرامیڈیکس کی تعلیم و تربیت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے پیرامیڈیکل اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز کا قانون۔
- ٹی بی کی مہلک بیماری کے قابو کے لئے اس کو Notifiable Disease بنانے کا قانون بنایا گیا ہے اور رواں مالی سال 40 ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج ممکن ہو سکا ہے۔
- ادویات کی فروخت کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ڈرگ رولز 1982 میں ترمیم کی منظوری۔

جناب سپیکر!

۱۹۔ ہماری دوسری ترجیح مراکز صحت کے عملہ کی کمی کو پورا کرنا اور ان کی مراعات میں اضافہ کرنا تھا۔ موجودہ حکومت نے محکمہ صحت میں کُل 22 ہزار آسامیاں تخلیق کیں جن میں سے تقریباً 15 ہزار موجودہ مالی سال

میں منظور ہوئیں۔ان اسامیوں میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اورلیڈی ہیلتھ ورکرز وغیرہ شامل ہیں۔ ہماری حکومت نے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا اطلاق کیا تاکہ دوردراز علاقے میں ڈاکٹر اور دیگر عملہ پوری توجہ سے مریضوں کی خدمت کرسکے۔اس مد میں اگلے مالی سال کے لئے 4 ارب 76 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا دائرہ کار MTIs کے ادارہ جاتی ملازمین تک بھی بڑھادیا گیا ہے۔اور دیگر نان ٹیکنیکل وکلاس فور کے لئے بھی زیرِغور ہے۔ اس کے علاوہ حال ہی میں میڈیکل افسروں کا چار درجاتی فارمولہ منظور کیا گیا ہے جس سے ڈاکٹروں کو کارکردگی کی بنیاد پر ترقی کے مواقع ملیں گے۔

جناب سپیکر!

۲۰۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہمارے پیشِ نظر تھا کہ ہمارے غریب عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت ملے اوراسی لئے ہم نے ان کے علاوہ مندرجہ ذیل غریب پرور اقدامات بھی کئے:

- سالانہ ایک ارب کی لاگت سے تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی اور بڑے ہسپتالوں میں داخل مریضوں کوادویات کی مفت تقسیم۔
- گردے کی پیوندکاری کے بعد کے علاج کے لئے 20 کروڑ روپے Institute of Kidney Diseases کوجاری کئے گئے ہیں۔
- ایک ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے کینسر کا علاج مفت کردیا گیا ہے جس سے صوبہ بھر کے 5 ہزار تک مریض استفادہ حاصل کرسکیں گے۔جس میں سے رواں مالی سال سرطان کے تقریباً 1400 مریض مستفید ہوئے۔
- ہماری حکومت کی انتھک کوششوں سے پچھلے سال پولیو کے صرف 8 کیسز سامنے آئے، لیکن ہمارا عزم ہے کہ کوئی ایک بچہ بھی اس موذی مرض سے متاثر نہ ہو۔حفاظتی ٹیکوں کے پانچ سالہ پروگرام کو منظور کیا گیا ہے جس پر 6 ارب 10 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔
- ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے اور جدید آلات کی فراہمی کے لئے 3 ارب 30 کروڑ روپے کے منصوبے پر کام جاری ہے۔مزید برآں اگلے مالی سال بھی 3 ارب کی مشینری

خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۲۱۔ حکومت کا سب سے بڑا منصوبہ صحت انصاف کارڈ ہے۔ جس سے صوبہ بھر کے 18 لاکھ خاندانوں کو فائدہ ہوگا۔ اب تک تقریباً 13 لاکھ 41 ہزار گھرانوں میں میں کارڈ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اس منصوبے پر 2 ارب 68 کروڑ روپیکی لاگت آئے گی۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس پروگرام میں مزید نکھار لائیں اور او پی ڈی میں بھی یہ سہولت دیں۔ اس پروگرام کا دائرہ کار سرکاری ملازمین تک بھی بڑھایا جا رہا ہے۔

۲۲۔ اس کے علاوہ رواں مالی سال صحت کے شعبے میں مزید بہتری لانے کے لئے مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ اقدامات کئے گئے:

- DHQ ہری پور میں کیجو یلٹی بلاک کی تعمیر
- خیبر گرلز میڈیکل کالج میں 4 لیکچر تھیٹرز اور زنانہ مردہ خانے کی تعمیر
- پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹوٹ حیات آباد میں Skill Lab کی تعمیر
- پشاور میں ریجنل بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹر کی فعالی
- پشاور انسٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور خیبر ٹیچنگ ہسپتال کیجو یلٹی بلاک کی تعمیر
- IMU رپورٹس پر محکمہ صحت کے 8 ہزار سے زائد ملازمین کے خلاف محکمانہ کاروائی
- نوشہرہ میڈیکل کالج، گجو خان میڈیکل کالج صوابی اور تیمر گرہ میڈیکل کالج کی منظوری

جناب سپیکر!

۲۳۔ موجودہ حکومت کا اہم اقدام جس کے ذریعے بلدیاتی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا قابل تحسین ہے۔ بلدیاتی نظام کی وجہ سے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ممکن ہوسکی اور آج میں اس معزز ایوان کے سامنے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ الحمدُ للہ خیبر پختونخوا کے عوام ایک بہترین بلدیاتی نظام سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس نظام کے تحت صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 30 فیصد حصہ مقامی حکومتوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۲۴۔ ضلعی حکومتوں کو پرانے نظام کے تحت 2001 سے 2013 تک 12 سالوں میں کُل 14 ارب روپے ترقیاتی بجٹ کے طور پر دیئے گئے جو کہ دراصل ان کے اپنے محصولات تھے۔ جبکہ ہماری حکومت اب تک صرف 2 سالوں میں 48 ارب روپے ضلعی حکومتوں کو منتقل کر چکی ہے۔ جبکہ اس سال بھی 28 ارب روپے مقامی حکومتوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ رقم اضلاع کے اپنے محاصل کے علاوہ ہے۔

۲۵۔ موجودہ حکومت محکمہ بلدیات کے ذریعے دیہی اور علاقائی ترقی کے کئی منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔ اس سلسلے میں پشاور میں 5 فلائی اوورز تعمیر کئے گئے جن میں سے ایک باب پشاور فلائی اوور بھی ہے جسے 6 ماہ کے ریکارڈ مدت میں مکمل کیا گیا اور مزید 2 فلائی اوورز پر جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پشاور شہر میں تجاوزات کا خاتمہ جس سے اربوں روپے کی زمین واگزار کرائی گئی، شمسی توانائی کے تحت روڈ لائٹس کی تنصیب، رنگ روڈ پر انٹرچینجز کی تعمیر کا منصوبہ، رنگ روڈ حیات آباد ٹول پلازہ سے لے کر جی ٹی روڈ تک سروس روڈ کا قیام، جنرل بس سٹینڈ کے قیام کی سکیم اور بس ریپڈ ٹرانزٹ کے قیام کے لئے چمکنی میں 115 کنال زمین خریدنے جیسے اہم اقدامات ہیں۔ ان کے علاوہ چھ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی تزئین و آرائش کا منصوبہ جس پر 6 ارب روپے خرچ کئے جا رہے ہیں اور ان میں واٹر سپلائی و نکاسی آب کمپنیوں کا قیام، ملاکنڈ ہل سٹیشن کی ترقی کا منصوبہ اور صوابی میں سولر روڈ لائٹس کی تنصیب قابل ذکر ہیں۔

جناب سپیکر!

۲۶۔ ریگی ماڈل ٹاؤن کا منصوبہ ہمیں وراثت میں ملنے والا ایک مردہ گھوڑا تھا جس میں حکومت نے مختلف اقدامات کر کے نئی جان ڈال دی۔ اس ضمن میں کئی ایک اقدامات کئے گئے جن میں ایک ارب روپے گیس کی فراہمی کے لئے اور ایک ارب روپے سے سڑکوں کی تعمیر اور دیگر سہولیات کی فراہمی قابل ذکر ہیں۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کا اعتماد اس منصوبے پر بحال ہوا ہے اور گھروں کی تعمیر میں تیزی آئی ہے۔

۲۷۔ اس کے علاوہ حکومت اب تک میونسپل اور رورل روڈز کی تعمیر پر 5 ارب روپے خرچ کر چکی ہے۔ لوکل کونسلز کے اپنے محصولات ایک ارب سے 4 ارب تک پہنچ گئے ہیں۔ پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہماری حکومت

میں آنے سے پہلے خسارے میں تھی جواب حکومتی توجہ کے بعد منافع کمارہی ہے جسے پشاور شہر کی ترقی پر خرچ کیا جارہا ہے۔محکمہ بلدیات میں E-Tendering اور Online Tendering شروع کردی گئی ہے جبکہ Grievance Redressal Cell کا قیام بھی زیرِغور ہے۔

جناب سپیکر!

۲۸۔ وزیرِاعلیٰ خیبرپختونخوا جناب پرویز خان خٹک نے اپریل 2017 میں ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ برادر ملک چین کا دورہ کیا اور سی پیک کے تحت چینی حکومت اور چینی سرمایہ کاروں کے ساتھ مختلف منصوبوں کے لیئے مفاہمتی یاداشتوں پر دستخط کیئے جن میں پشاور میں سوک سنٹر کی تعمیر، سی پیک ٹاور کی تعمیر اور ریگی ماڈل ٹاون میں ہیلتھ سٹی کا قیام شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۲۹۔ شاہراہوں کا مربوط نظام کسی بھی علاقے میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مجموعی معاشی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتا ہے۔مالی سال 17-2016 میں شاہراہوں اور پُلوں کی مد میں صوبائی حکومت نے 333 منصوبوں کیلیئے 11 ارب 55 کروڑ روپے مختص کیئے تھے، جبکہ نظرِثانی شدہ بجٹ 23 ارب 37 کروڑ روپے رہا۔کل 15 منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے اور مجموعی طور پر 520 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی کے علاوہ 22 پُلوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بحالی و مرمت کا کام مکمل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۳۰۔ خیبرپختونخوا کی تاریخ پولیس کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔یہ ان ہی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج امن و امان کی صورتحال بہتر ہوچکی ہے۔موجودہ حکومت نے اپنی پالیسی ترجیحات میں شامل پولیس کی استعداد کار بڑھانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے اور آج ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ خیبرپختونخوا کی پولیس بغیر کسی دباؤ سے عوام کی خدمت میں پیش پیش ہے۔موجودہ حکومت نے محکمہ پولیس کی استعداد کار بڑھانے پر خاص توجہ دی۔حکومت نے چار سالوں کے دوران محکمہ کا بجٹ 23 ارب سے بڑھا کر 40 ارب کردیا ہے یوں محکمہ پولیس کے بجٹ میں مجموعی طور پر 74 فیصد اضافہ ہوا۔ان سالوں کے درمیان

تقریباً 4 ہزار بھرتیاں NTS کی بنیاد پر کی گئیں۔

۳۱۔ حکومت نے محکمہ پولیس کی استعداد کار کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے کئی اقدامات کئے گئے مثلاً۔

- سوات، صوابی اور نوشہرہ میں Police Training Schools کا قیام۔
- پشاور میں School of Traffic Management کا قیام اور Traffic Wardens System کا آغاز۔
- مردانمیں *School of Public Disorder & Riot Managment* کا قیام۔
- نوشہرہ میں School of Explosive Ordnance Disposal کا قیام۔
- Rapid Response Force کا قیام۔
- Special Combat Unit کا قیام۔
- Counter Terrorism Department کا قیام۔
- Online FIR Registration System کا قیام۔
- Model Police Station کا قیام۔
- Women Police Station کا قیام۔
- پشاور اور سوات میں جدید ترین فرانزک لیبارٹری کا قیام۔
- صوبہ میں 7 پولیس لائنز، 33 پولیس سٹیشن، 57 پولیس پوسٹ اور 31 پٹرولنگ پوسٹ کی تعمیر۔
- محکمہ پولیس کے اہلکاروں کے لئے ڈیلی الاؤنس کا اجراء۔

۳۲۔ ہر سال کی طرح رواں مالی سال بھی حکومت نے پولیس کے محکمے کو مزید موثر بنانے کے لئے کئی ایک اقدامات کئے جن میں سے چیدہ چیدہ مندرجہ ذیل ہیں:

- سوات اور ایبٹ آباد میں Traffic Wardens System کا آغاز۔
- محکمہ پولیس میں ٹریننگ ڈائریکٹریٹ کا قیام۔

CTD اور BDU کے اہلکاروں کے لئے الاؤنس کا اجراء۔

جناب سپیکر!

۳۳۔ میری دوسرے صوبوں سے بھی یہ درخواست ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس کو بطور ماڈل اپنائیں تاکہ پولیس بغیر کسی سیاسی یا دیگر مداخلت و دباؤ کے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں۔

جناب سپیکر!

۳۴۔ آج سے چار سال پہلے جب ہماری حکومت نے باگ ڈور سنبھالی تو اس موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی لوگ بجلی کی نعمت سے محروم تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجودہ صوبائی حکومت نے اپنے وسائل سے چھوٹے پن بجلی گھروں پر کام کا آغاز کیا۔حکومت کم از کم ایک ہزار چھوٹے پن بجلی گھر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے عوام سستی بجلی سے مستفید ہوسکیں گے۔اس سلسلے میں پہلے مرحلے میں 356 میں سے 193 بجلی گھر تعمیر ہو چکے ہیں جن سے تقریباً 50 ہزار لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ایسے بجلی گھروں سے مجموعی طور پر 100 میگا واٹ بجلی میسر آجائے گی۔

۳۵۔ ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے ضلع سوات میں دراڑ خواڑ (36 میگاواٹ)، کوہستان میں نولیا (17 میگاواٹ) اور مردان میں مچی (2.6 میگاواٹ) کے منصوبے اس سال جون میں مکمل ہو کر مجموعی طور پر 56 میگاواٹ بجلی عوام کے لئے میسر کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!

۳۶۔ صوبائی حکومت اپنے وسائل سے کوٹو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ دیر لوئر (41 میگاواٹ)، کرورڑہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ شانگلہ (11 میگاواٹ)، جبوڑی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ مانسہرہ (10 میگاواٹ)، مٹلتان ہائیڈرو پاور پراجیکٹ سوات (84 میگاواٹ) اور لاوی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال (69 میگاواٹ) پر کام کر رہی ہے جو کہ تعمیر کے مختلف مراحل میں ہے۔اس سے مجموعی طور پر 215 میگاواٹ مزید بجلی میسر ہو سکے گی۔

۳۷۔ 300 میگاواٹ بالاکوٹ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ ضلع مانسہرہ پر سال 18-2017 میں کام

شروع ہو جائے گا۔ ایشین ڈویلپمنٹ بینک کی مالی تعاون سے صوبے کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا پاور پراجیکٹ آئندہ چار سال کے مدت میں مکمل ہو جائیگا۔

جناب سپیکر!

۳۸۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت ورلڈ بینک کے تعاون سے تین منصوبوں جن میں بریکوٹ پتراک ہائیڈرو پاور پراجیکٹ دیر بالا (47 میگاواٹ)، پتراک شرینگل ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (22 میگاواٹ) دیر بالا اور گبرال کالام سوات (10 میگاواٹ) پر کام شروع کر رہی ہے۔

۳۹۔ حکومت خیبر پختونخوا نے نجی شعبے کی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لئے ایک سرمایہ کاری دوست پالیسی "کے پی ہائیڈرو پاور پالیسی 2016" منظور کی ہے۔اس پالیسی کے تحت پن بجلی کے سائیٹس (BOOT) Built, Opertate Own and Transfer کے بنیاد پر تعمیر کئے جائیں گے ۔ 150 میگاواٹ شرمئی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ نجی شعبے کو ایوارڈ ہو چکا ہے اور سپانسر اس منصوبے کو BOOT بنیاد پر تعمیر کریگا۔جس پر بنیادی کام شروع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۴۰۔ سرمایہ کاری دوست پالیسی کے تحت چھ (6) منصوبے جس کا مطالعاتی جائزہ مکمل ہو چکا ہے ان منصوبوں کو نجی شعبوں میں تعمیر کیئے مشتہر کیا جا چکا ہے اور یہ منصوبے اب ایوارڈ کے آخری مرحلے میں ہیں ان 6 منصوبوں کی مشترکہ پیداوار (518 میگاواٹ) ہے۔ جن میں ناران ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (188 میگاواٹ)، بٹہ کنڈی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ مانسہرہ (96 میگاواٹ)، نخوگور بند ہائیڈرو پاور پراجیکٹ شانگلہ (20 میگاواٹ)، نندی ہار ہائیڈرو پاور پراجیکٹ بٹگرام (12 میگاواٹ)، ارکاری گول ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال (99 میگاواٹ)، شگوکس ہائیڈرو پاور پراجیکٹ لوئر دیر (102 میگاواٹ) شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۱۔ 2016 پاور پالیسی کے تحت تین بڑے منصوبے FWO کیساتھ مشترکہ ترقیاتی معاہدے کے عمل میں تیار کئے جائیں گے۔جن میں ششگئی زندولی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (144 میگاواٹ)، شگوسین

ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (132 میگاواٹ)، لسپور موجیگرام ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال (230 میگاواٹ) شامل ہیں۔ ان تینوں منصوبوں کے مکمل ہونے پر کل 506 میگاواٹ بجلی میسر ہو جائے گی۔

۴۲۔ CPEC کے تحت کل سات منصوبوں کی تعمیر پر ابتدائی کام ہو چکا ہے اور بیجنگ روڈ شو کے دوران 1998 میگاواٹ کے منصوبوں کے لئے چین کی بڑی فرموں نے مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۳۔ صوبائی حکومت نے ریشون بجلی گھر چترال کے متاثرین کے لئے 2700 سولر سسٹم کی تنصیب مکمل کرلی ہے۔ اسکے علاوہ جنوبی اضلاع میں سولر سسٹم کی تنصیب رواں مالی سال میں شروع کی جائے گی اور اگلے مالی سال 2017-18 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!

۴۴۔ صوبائی حکومت اگلے مالی سال 2017-18 میں 8 ہزار سکولوں، 187 بنیادی مراکز صحت اور 4 ہزار مساجد کو شمسی توانائی پر منتقل کرے گی۔

۴۵۔ ضلع تورغر میں اگلے مالی سال کے دوران دریا برندو کے مقام پر 6 میگاواٹ پن بجلی گھر پر ترقیاتی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

۴۶۔ مجھے یہ کہتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ مندرجہ بالا منصوبوں کی تکمیل سے مجموعی طور پر ساڑھے چار ہزار میگاواٹ بجلی سسٹم میں شامل کر دی جائے گی۔

۴۷۔ جب ہم نے 2013 میں حکومت سنبھالی اور تیل کی پیداوار کو 30 ہزار سے 54 ہزار بیرل یومیہ تک لے جانے کا منصوبہ بنایا تو ناقدین نے حکومت کے اس منصوبے پر شک کیا۔ لیکن آج اللہ تعالی کے فضل سے ہماری سرمایہ کاری دوست پالیسیوں اور تعاون کی بدولت تیل و گیس کی پیداوار میں ہم نے بہت بڑا سنگ میل عبور کرلیا ہے۔ آج تیل کی یومیہ پیداوار 54 ہزار بیرل یومیہ تک جا پہنچی ہے۔ اسی طرح گیس کی موجودہ پیداوار 443 ملین کیوبک فٹ یومیہ ہے جبکہ 2013 میں گیس کی پیداوار 330 ملین کیوبک فٹ تھی۔ سلینڈر

گیس کی یومیہ پیداوار 2013 میں 10 ٹن تھی جو آج 549 ٹن تک جا پہنچی ہے۔ انشاءاللہ 2018 میں تیل کی پیداوار 60 ہزار بیرل یومیہ تک پہنچ جائے گی۔ سرمایہ کاروں کے اعتماد کے لئے موجودہ گورنمنٹ کی پالیسیوں کے تسلسل اور انتظامیہ اور قانون سازوں کی حمایت ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

۴۸۔ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ خیبر پختونخوا سرمایہ کاروں کے لئے جنت ہے۔ آج 28 میں سے 10 ڈرلنگ رگز خیبر پختونخواہ میں کام کر رہی ہیں۔ 2013 میں خیبر پختونخواہ میں صرف 2 Seismic Crew کام کر رہے تھے۔ جبکہ 2016 میں ان کی تعداد 7 ہوگئی ہے۔ 2013 میں صرف 3 بلاکس فعال تھے جبکہ آج تمام 26 بلاکس فعال ہیں۔ موجودہ حکومت نے 7 نئے پیٹرولیم بلاکس کی نشاندہی بھی کی ہے جن پر کام جاری ہے اور جلد ہی تیل و گیس کی نئی دریافتیں متوقع ہیں۔

۴۹۔ خیبر پختونخوا کی حکومت نے گیس پیدا کرنے والے اضلاع کرک، کوہاٹ اور ہنگو کو گیس کی فراہمی کے لئے سوئی نادرن کے ساتھ معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ جس پر کام جاری ہے اور جلد ہی کرک، کوہاٹ اور ہنگو کے صارفین کو گیس مہیا ہو جائے گی۔

۵۰۔ صوبائی حکومت اور فرنٹیر ورکس آرگنائزیشن کے مابین کرک کے مقام پر 40 ہزار بیرل یومیہ پیداوار والی جدید ترین آئل ریفائنری کی تنصیب کا معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ 2 مزید آئل ریفائنریز کوہاٹ میں قائم کی جارہی ہیں جنکی صلاحیت 30 ہزار بیرل یومیہ ہے۔

جناب سپیکر!

۵۱۔ معاشی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے فعال اور متحرک صنعتی شعبہ کی اہمیت مسلمّہ ہے۔ صنعتی ترقی کے لئے سازگار ماحول، سہولیات اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی فراہمی موجودہ حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ صنعتی شعبہ کی استعداد کار بڑھانے کے لئے موجودہ حکومت نے جنگی بنیادوں پر اقدمات کئے ہیں۔ جن میں KP EZDMC اور KP BOIT کا قیام سرفہرست ہیں۔ مزید

برآں خیبر پختونخوا صنعتی پالیسی 2016 بھی متعارف کرائی گئی ہے جس سے صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر!

۵۲۔ پاک چین معاشی راہداری کی وجہ سے علاقے کے سیاسی وجغرافیائی اُفق پر تیزی سے بدلتے حالات کے تناظر میں اقتصادی ترقی کی رفتار بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔صوبائی حکومت کی صنعتی پالیسی کے تحت دی گئی مراعات کی بدولت ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاروں اور صنعت کاروں نے خصوصی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ صوبائی حکومت نے صوبہ بھر میں 17 اکنامک زونز بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔

جناب سپیکر!

۵۳۔ 318 ایکڑ پر مشتمل حطّار اکنامک زون فیز 7 میں 10 نئے صنعتی یونٹس زیر تعمیر ہیں جبکہ 21 مزید ابتدائی مراحل میں ہیں جن سے 30 ارب کی سرمایہ کاری کے علاوہ 15 ہزار ملازمتیں پیدا ہونے کی امید ہے۔گنجائش سے زیادہ درخواستیں موصول ہونے کی وجہ سے حطّار اکنامک زون کا رقبہ 1000 ایکڑ مزید بڑھایا جارہا ہے جس پر 8 ارب 90 کروڑ لاگت کا تخمینہ ہے۔

۵۴۔ چین میں حال ہی میں ہوئے پختونخوا سرمایہ کاری روڈ شو میں مختلف صنعتی زونز کے لئے 30 ارب روپے کے معاہدوں کے لئے مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے گئے جن میں:

- 4 ہزار کنال پر مشتمل رشکئی اکنامک زون
- ڈی آئی خان میں 1500 کنال پر محیط درابن اکنامک زون
- کرک وکوہاٹ کے اضلاع میں شہزادی بانڈہ میں 1000 کنال پر مشتمل اکنامک زون
- اور 78 کنال پر مشتمل مانسہرہ اکنامک زون شامل ہیں۔

۵۵۔ علاوہ ازیں حطار، رشکئی اور ڈی آئی خان کے اکنامک زونز کے لئے گیس سے بجلی پیدا کرنے کے 225 میگاواٹ کے تین پاور یونٹس کے لئے بھی معاہدے کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک یونٹ پر 60

ارب روپے کی لاگت آئیگی۔اس طرح کُل 775 میگاواٹ سستی بجلی کارخانوں کے لئے میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!

۵۶۔ ماہر اور پیشہ ورانہ افرادی قوت پیدا کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے پہلی ٹیکنالوجی یونیورسٹی نوشہرہ میں قائم کی ہے جس میں سول، الیکٹریکل، مکینکل اور الیکٹرانکس کے شعبوں میں کلاسز کا آغاز نومبر 2016 سے ہو چکا ہے۔

۵۷۔ صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے KP Board of Investment & Trade کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس نے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کے لئے میگا پراجیکٹس پیش کئے ہیں۔جن میں سے مالم جبہ میں سکینگ اور چیئر لفٹ عوام کے لئے کھول دیئے گئے ہیں جبکہ ہوٹل ریزارٹ پر کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر!

۵۸۔ موجودہ حکومت نے پانی کے شعبے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس شعبے کے لئے مختص رقم کو پچھلے چار سالوں میں 4 ارب سے بڑھا کر رواں مالی سال میں 10 ارب روپے کر دیا ہے۔ اس عرصہ میں 5 چھوٹے ڈیم مکمل کیئے گئے جبکہ دیگر 14 ڈیمز پر کام تکمیل کے مختلف مراحل میں ہے۔

۵۹۔ موجودہ دورِ حکومت میں صوبے کے مختلف علاقوں میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے مربوط منصوبہ بندی کی گئی ہے اور مختلف مقامات پر بند اور پشتے تعمیر کیئے گئے ہیں جن سے اندازاً 5 سے 7 لاکھ ایکڑ اراضی کو سیلاب کے خطرات سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔نہری نظام کی موثر نگرانی یقینی بنانے کے لئے 100 کلومیٹر کینال پٹرول روڈ کی تعمیر و مرمت کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

۶۰۔ امسال مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیئے گئے:۔

- بائزئی اریگیشن منصوبہ جس کی کل تخمینہ لاگت 3 ارب 40 کروڑ روپے تھی مکمل کیا گیا ہے۔

منصوبے سے ضلع مردان اور ملاکنڈ کی 25 ہزار ایکڑ بنجر زمین زیر کاشت آ چکی ہے۔

- چشمہ رائیٹ بینک کینال (لفٹ کم گریویٹی) پراجیکٹ ڈی آئی خان کے منصوبہ کو شروع کیا جارہا ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل سے ضلع ڈی آئی خان اور ٹانک کے 2 لاکھ 86 ہزار ایکڑ بارانی اراضی کو مستقل بنیادوں پر آبپاشی کی سہولیات میسر ہوگی۔اس منصوبہ کی کل تخمینہ لاگت 120 ارب روپے ہے جس کیلئے فنڈز مرکزی اور صوبائی حکومتیں بالترتیب 65 فیصد اور 35 فیصد شراکت کی بنیاد پر مہیا کریں گی۔

جناب سپیکر!

۶۱۔ زراعت میں چھوٹے ڈیموں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال بھی 08 زیر تعمیر ڈیموں پر کام کی رفتار کو مزید تیز کیا گیا ہے جن میں گل ڈھیری ڈیم، جلوزئی ڈیم، شاہ کلیم ڈیم نوشہرہ، جانگڑہ ڈیم، گدوالیاں ڈیم ہری پور، کیالا ڈیم ایبٹ آباد، کنڈل ڈیم صوابی اور ضمیر گل ڈیم کوہاٹ شامل ہیں جن میں سے زیادہ تر تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ان ڈیموں کی تکمیل سے 20,000 ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

- مالی سال 2016-17 میں لتمبر ڈیم کرک اور سَتّی کلا ڈیم بنوں پر تعمیراتی کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے 5 ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔
- مالی سال 2016-17 میں چار چھوٹے ڈیموں کا مطالعاتی جائزہ مکمل ہو چکا ہے جبکہ چار ڈیموں کی مطالعاتی جائزہ پر کام جاری ہے۔
- دیگر پانچ چھوٹے ڈیم جو رواں مالی سال میں منظور ہوئے پر عملی کام کا آغاز جلد کیا جائے گا جن میں صنم ڈیم دیر لوئر، ماروبی ڈیم، جاروبہ ڈیم نوشہرہ، چاپرہ ڈیم ہری پور اور بادہ ڈیم صوابی شامل ہیں۔ان ڈیموں کی تکمیل سے 12 ہزار 500 ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۲۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے 10 ارب روپے کی لاگت سے پیہور ہائی لیول کنال صوابی کا توسیعی منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔اس منصوبہ کی تکمیل سے 25 ہزار ایکڑ اضافی رقبہ زیر کاشت آجائے گا۔

۶۳۔ باغ ڈھیری فلو اریگیشن منصوبہ ضلع سوات جس کی کل لاگت 81 کروڑ روپے ہے پر 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ منصوبہ کی تکمیل سے تحصیل مٹہ ضلع سوات کی 7 ہزار ایکڑ بنجر اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

۶۴۔ حکومت نے غریب کسانوں پر بجلی کا بوجھ کم کرنے کے لیے ضرورت کی بنیاد پر شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا منصوبہ شروع کر رکھا ہے جس کی تکمیل سے 18 ہزار ایکڑ بنجر اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۵۔ ضلع بنوں اور لکی مروت کی ایک لاکھ 70 ہزار ایکڑ زرعی زمین کو آبپاشی کی سہولت بہم پہنچانے کیلئے باران ڈیم ضلع بنوں کی استعداد میں اضافے کا منصوبہ جس کا کل تخمینہ 5 ارب روپے ہے پر عملی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

۶۶۔ ضلع مانسہرہ کے عوام کے کئی سالوں کے مطالبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے 2 ارب 80 کروڑ روپے کی لاگت سے سرن رائٹ بنک کنال منصوبے کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے 12 ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۷۔ موجودہ حکومت نے دہشت گردی سے متاثرہ خیبر پختونخوا کے عوام کو محکمہ کھیل و ثقافت کے ذریعے تفریح کے کئی مواقع فراہم کیئے تاکہ نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی سطح پر بھی خیبر پختونخوا کا تشخص بہتر ہو۔

۶۸۔ اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے گزشتہ چار سال کے دوران مندرجہ ذیل اہم سنگ میل عبور کیئے:

- صوبے کی تاریخ کی سب سے پہلی ٹورازم پالیسی کا اجراء۔
- ایڈونچر ٹورازم کو فروغ دینے اور دیگر سیاحتی مقامات پر رش کم کرنے کے لئے 9 جگہوں پر بین الاقوامی معیار کے جدید خیمے لگانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس میں سے 4 مکمل ہو چکے ہیں۔
- صوبے کے بہتر تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے ہر ضلع میں مجموعی طور پر 29 پروگرامز کا انعقاد کرایا

گیا ہے۔ جن میں موٹر سائیکل ریلی، جیپ ریلی، خواتین و مردوں کے لئے الگ الگ پیرا گلائیڈنگ ایونٹ، وینٹیج کلاسک کار ریلی، سفاری ٹرین، کشتی رانی، ڈی آئی خان فیملی فیسٹیول، ہنر میلہ اور فوڈ فیسٹیول حیات آباد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

- ڈائریکٹوریٹ آف ٹورسٹ سروسز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے تحت ٹریول ایجنٹس، گائیڈز، ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹس کے معاملات ریگولیٹ کئے جاتے ہیں۔
- موجودہ حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے وقت صوبے میں کھیلوں کی کُل 114 سہولیات تھیں جس میں چار سال کی قلیل مدت میں مزید 115 مختلف سہولیات کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ 36 پہلے سے موجود سہولیات کی تعمیر و بحالی کی گئی جن میں مختلف اسٹیڈیم اور گراؤنڈز وغیرہ شامل ہیں۔
- انڈر 23 گیمز میں ویلج کونسل سے لے کر صوبائی سطح تک پہلی مرتبہ تقریباً 8 ہزار 500 کھلاڑیوں بشمول خواتین نے 20 مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔
- چارسدہ سپورٹس کمپلیکس، حیات آباد سپورٹس کمپلیکس، مردان آسٹروٹرف جیسے بڑے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔
- اس حکومت کے آغاز میں پورے صوبے میں صرف ایک باکسنگ رنگ تھا اب ہر ڈویژن میں ایک ایک باکسنگ رنگ موجود ہے۔
- آثار قدیمہ ایکٹ 2015 کا اجراء کیا گیا ہے تاکہ آثار قدیمہ کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ آٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد حکومت کا ایک اہم کارنامہ 15 اہم آثار قدیمہ کے مقامات کے تحفظ کے لئے اقدامات ہے۔
- اسی طرح بین الاقوامی سیاحت کے فروغ کے سلسلے میں تخت بھائی اور سوات میں واقع بدھ مت کے آثار قدیمہ مقامات میں واقع عبادت گاہوں میں بین الاقوامی زائرین کی آمد ممکن ہوئی۔
- پشاور والڈ سٹی پراجیکٹ عملی طور پر شروع ہو چکا ہے۔

- صوبے کی تاریخ کی پہلی یوتھ پالیسی کا اجراء کیا گیا۔ جس کے تحت یوتھ ڈویلپمنٹ کمیشن اور یوتھ ڈائریکٹریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

جناب سپیکر!

۶۹۔ صوبائی حکومت معاشرے کے خصوصی افراد، غریب و نادار اور نشے کے عادی افراد کو قومی دھارے میں لانے اور مفید شہری بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ گزشتہ مالی سال میں اس شعبہ کے لئے 26 سکیموں کی مد میں تقریباً 34 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل سکیمیں پایہ تکمیل کو پہنچیں:

- پشاور میں دارالکفالہ اور نشے کے عادی افراد کی بحالی کے مرکز کا قیام
- ضلع بونیر میں فلاحی مرکز کا قیام
- ضلع ہری پور میں خصوصی بچوں کی تعلیم کے لئے ادارے کا قیام
- دیر لوئر میں گونگے اور بہرے بچوں کے سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے زمین کی خریداری

۷۰۔ اس کے علاوہ پشاور میں "زمونگ کور" کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں بے آسرا اور نادار بچوں کو رکھا جائے گا جن کی کفالت اس ادارے کے ذریعے کی جائے گی۔ حکومت نے اس ادارے کو 216 سرکاری فلیٹس مہیا کئے۔ اس وقت "زمونگ کور" میں 128 بچے رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۱۔ موجودہ حکومت نے مستحقین زکوٰۃ کی نشاندہی اور ان تک زکوٰۃ کی منصفانہ تقسیم کو ایک اہم فریضہ جانا۔ حکومت نے اپنے چار سالہ دور میں ساڑھے چار لاکھ مستحقین میں مختلف مدات میں زکوٰۃ فنڈ تقسیم کیا جن میں گزارہ الاؤنس اور جہیز گرانٹ کی مد میں بالترتیب ایک ارب 42 کروڑ اور 27 کروڑ روپے، تعلیمی وظائف، دینی مدارس اور فنی تعلیم کی مد میں مجموعی طور پر 48 کروڑ اور صحت کی مد میں مجموعی طور پر 19 کروڑ روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۲۔ موجودہ حکومت نے زراعت کی اہمیت کا اندازہ کرتے ہوئے ترقیاتی بجٹ پچھلے 4 سال میں

200 فیصد بڑھادیا ہے۔موجودہ حکومت کا ایک اوراہم اقدام 10 سالہ ایگریکلچر پالیسی 2015 کا اجراء ہے۔جس سے زراعت کے شعبے کو بہت زیادہ تقویت ملے گی۔

۷۳۔ موجودہ حکومت نے زراعت کے شعبے میں قانون سازی کے ذریعے بھی کئی ایک اقدامات کئے جن میں مندرجہ ذیل قوانین شامل ہیں:

- Khyber Pakhtunkhwa Farms Services Center Act 2014
- Khyber Pakhtunkhwa Pesticides Act 2014
- Khyber Pakhtunkhwa Seed Act 2014

جناب سپیکر!

۷۴۔ حکومت نے زراعت کے شعبے میں مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے:

- 12ہزار ایکڑ پر پھلوں کے باغات لگائے گئے۔
- 3لاکھ 80ہزار زیتون کے پودہ جات پیدااور تقسیم کئے گئے۔
- 45ہزار زمینداروں کی تربیت کی گئی۔
- 34ہزار553 میٹرک ٹن تصدیق شدہ گندم کا بیج تقسیم کیا گیا۔
- 38ہزار ایکڑزمین ہموار کی گئی۔
- 476 زرعی ٹیوب ویلوں پر شمسی آلات کی تنصیب۔
- پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے سرد تالابوں کے 150 نئے مچھلی فارمز بنائے گئے۔
- 205 شفاءخانہ حیوانات کی تعمیرومرمت کی گئی۔
- 62لاکھ جانوروں کی vaccinationاور ڈھائی لاکھ جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی گئی۔

جناب سپیکر!

۷۵۔ محکمہ اطلاعات حکومت اورعوام کے مابین پُل کا کردار ادا کرتا ہے تاکہ صوبے میں بہتر طرز حکمرانی کوفروغ دیا جاسکے۔محکمہ اطلاعات میں 2 کروڑ81لاکھ کی لاگت سے میڈیا کے جدید تقاضوں کو مدنظر

رکھتے ہوئے تمام سہولیات سے آراستہ ایک جدید پریس بریفنگ سٹوڈیو کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مالی سال 17-2016 کے دوران یہ منصوبہ خیبر پختونخوا گورننس پروگرام کے مالی تعاون سے پایہ تکمیل تک پہنچا۔ یہ سٹوڈیو پریس کانفرنسوں، میڈیا بریفنگز اور آن لائن کھلی کچہریوں وغیرہ کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ حکومتی تشہیر کو موثر بنانے اور ملازمین کی ترقی یقینی بنانے کیلئے یکم جولائی 2016 سے دیگر صوبوں کی طرز پر ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن کو ڈائریکٹوریٹ جنرل انفارمیشن کا درجہ دیا گیا۔ علاوہ ازیں خیبر پختونخوا نے پشاور اور مردان میں دو ایف ایم چینلز قائم کئے ہیں جبکہ ایبٹ آباد، کوہاٹ اور سوات میں تین مزید ایف ایم ریڈیو چینلز مکمل ہو چکے ہیں جن کا عنقریب افتتاح کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۶۔ محکمہ مال کے کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ سسٹم اپنے ابتدائی مرحلے میں 2 تحصیلوں میں کام شروع کر چکا ہے جس میں پشاور کے 4 میں سے ایک اور مردان کے 3 میں سے ایک سروس ڈیلیوری سنٹر شامل ہے جنہوں نے عوام کو خدمات فراہم کرنا شروع کر دی ہیں۔ باقی ضلعوں میں بھی phase-I پر کام تیزی سے جاری ہے جو 2018 تک مکمل ہو جائے گا۔ اور دیگر 12 ضلعوں میں بھی کمپیوٹرائزیشن phase-II کے منصوبے پر کام جاری ہے۔ جو 2020 کو پایا تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ اس سال مزید دو منصوبے پراونشل ریونیو اکیڈمی اور 100 پٹوار خانے پایہ تکمیل تک پہنچ جائینگے۔

جناب سپیکر!

۷۷۔ ہمارا انتخابی نعرہ تھا کہ کرپشن کو صوبے سے ختم کریں گے، شفافیت کو یقینی بنائیں گے اور لوگوں کے فلاح کیلئے ہر ممکن اقدامات کریں گے۔ اپنے انتخابی نعرے کے حصول کیلئے جب ہم نے کام شروع کیا تو قانون کے اندر کئی سقم موجود پائے۔ ان قانونی پیچیدگیوں کو دور کرنے کیلئے ہم نے مثالی قانون سازی کی۔ جن میں سے چند قابل ذکر قوانین مندرجہ ذیل ہیں:

- معلومات تک رسائی کا قانون۔
- خدمات کے حصول کا قانون۔

- پولیس ایکٹ۔
- منرل سیکٹر گورننس ایکٹ۔
- مفت اور لازمی بنیادی وثانوی تعلیم کا قانون۔
- کمیشن آن سٹیٹس آف وومن ایکٹ۔
- شہری آمدورفت کا قانون۔
- اکنامک زونزا یکٹ۔
- نجی سود کے خاتمے کا قانون۔
- وسل بلوور پروٹیکشن اینڈ ویجلنس ایکٹ۔
- Conflict of Interest Act
- احتساب ایکٹ
- لوکل گورنمنٹ ایکٹ

جناب سپیکر!

۷۸۔ موجودہ حکومت کے وژن کے مطابق محکمہ سائنس وٹیکنالوجی افرادی قوت کی استعداد بڑھانے پر گامزن ہے اس ضمن میں پچھلے چار سالوں میں تقریباً 5 ہزار نوجوانان اور سرکاری ملازمین کو مختلف ابتدائی نوعیت اور پروفیشنل لیول کی IT سے متعلق ٹریننگ مہیا کی جاچکی ہیں۔ اس ضمن میں انتہائی اہم اقدام خواتین کے لئے Information & Communication Technology تربیت کا ہے جس کا مقصد نہ صرف ان کو کمپیوٹر کی تعلیم سے ہم آہنگ کرنا ہے بلکہ ان کو یہ موقع بھی فراہم کرنا ہے کہ وہ اس تربیت کو اپنی عملی زندگی میں استعمال کرکے اپنے مستقبل کو سنوار سکیں۔ اس پروگرام کی افادیت اور خواتین کا رجحان دیکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے اس پروگرام کا دائرہ کار پورے صوبے میں پھیلانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس ضمن میں 8 کروڑ روپے آئندہ مالی سال کے لئے مختص کئے ہیں۔ اس سلسلے کے دیگر پروگراموں میں CISCON ٹریننگ اکیڈمی اور Early Age Program شامل ہیں جس کے تحت 6 ہزار 500 طلباء اور پروفیشنلز کو ٹریننگ مہیا کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

۷۹۔ حکومت صوبے کے نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں کوشاں ہے۔اس سلسلے میں مختلف پروگرام خیبرپختونخوا آئی ٹی بورڈ کے زیرِ انتظام شروع کئے گئے ہیں، ان میں Youth Employment Program ، Durshell اور آئی ٹی پارک کا قیام شامل ہے جس میں 4ہزار ہنرمندوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف آئی ٹی کمپنیز کو یوٹیلیٹیز اور کرائے کی مد میں سبسڈی بھی فراہم کی جارہی ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے اپنے کاروبار چلاسکیں۔

جناب سپیکر!

۸۰۔ آئی ٹی بورڈ کے تحت Digital Youth Event اس حکومت کا ایک اور اہم اقدام ہے جس میں ملکی و غیر ملکی سپیکرز کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے تجربے سے نوجوانوں کو آگاہ کرسکیں۔حکومت صرف ICT پر ہی توجہ مرکوز نہیں کررہی بلکہ سائنس وٹیکنالوجی کی ترویج کیلئے بھی کوشاں ہے۔اس ضمن میں مختلف منصوبوں کے تحت اساتذہ اور طلباء کو جدید سائنس وٹیکنالوجی کی ٹریننگ دی گئی ہے جس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے 12 طلباء کے گروپ نے بوسٹن امریکا میں سائنس کے مقابلے میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔

جناب سپیکر!

۸۱۔ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ قومی ترقی میں ایک انتہائی اہم عنصر ہے اور حکومت اس کی افادیت سے پوری طرح باخبر ہے۔اس ضمن میں حکومت مختلف یونیورسٹیوں کو فنڈ مہیا کررہی ہے تاکہ وہاں ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔اس سلسلے میں خیبر میڈیکل یونیورسٹی میں Molecular Biology Laboratory کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ صوابی میں Incubation Center کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں صوبے بھر کے طلباء کو اپنے اپنے آئیڈیاز کو عملی جامہ پہنانے کے مواقع میسر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۲۔ حکومت جہاں capacity building اور ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے منصوبوں پر توجہ دے رہی ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ گڈ گورننس اور حکومتی امور میں شفافیت لانے پر بھی زور دیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے مختلف پراجیکٹس شروع کیے ہوئے ہیں جس کے تحت سرکاری محکموں کی کمپیوٹرائزیشن کی جا رہی ہے جن میں خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن، محکمہ جیل خانہ جات، اسلحہ لائسنس اور ٹریفک کنٹرول سسٹم شامل ہیں۔ اس عمل سے جہاں محکموں کے کام کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے وہیں پر سرکاری امور کی بجا آوری میں شفافیت کے عنصر کا بھی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ان اداروں پر عوام کا اعتماد بڑھ رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۸۳۔ صوبائی حکومت کا یہ عزم ہے کہ صوبے کے عوام کو بہترین شہری، بین الاضلاعی اور بین الصوبائی سفری سہولیات میسر ہوں۔ حکومت نے اپنے دور میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مندرجہ ذیل اہم اقدامات کیے ہیں:

- روٹ پرمٹ سسٹم اور وہیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن کی، جس سے نہ صرف عوام کو فائدہ ہوا بلکہ محاصل میں بھی خاطر خواہ اضافہ ممکن ہوا۔
- باعزت روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے 8 ہزار سے زائد ماحول دوست رکشوں کو روٹ پرمٹس جاری کیے گئے ہیں۔
- گریٹر پشاور سرکلر ریلوے پراجیکٹ پر چائنہ کی کمپنی کے ساتھ مفاہمتی یادداشت دستخط کی گئی ہے جس کی فزیبیلیٹی سٹڈی مکمل ہو چکی ہے اور اگلے مرحلے میں انجینئرنگ ڈیزائن پر کام ہوگا۔ اس منصوبے سے درگئی، پشاور، نوشہرہ، چارسدہ، مردان اور صوابی کے عوام کو سفری سہولیات مہیا ہو جائینگی۔
- پشاور میں جدید بس ریپڈ ٹرانزٹ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ 8 ماہ کی قلیل مدت میں مکمل کیا جائے گا اور اس پر 53 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ ہوگی جس سے عوام کو تیز رفتار اور آرام دہ سفری سہولت یقینی ہو جائے گی۔ اس منصوبے کے تحت چمکنی سے حیات آباد تک 30

کلومیٹر ٹریک 3 مرحلوں میں تعمیر ہوگا۔ پہلا سیکشن چمکنی سے قلعہ بالا حصار، دوسرا سیکشن امن چوک اور تیسرا حیات آباد تک ہوگا۔ منصوبے میں 380 ائیر کنڈیشنڈ بسیں شامل ہیں۔

- خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ ایکٹ 2016 کا اجراء کیا گیا ہے۔ جس کے تحت اربن موبیلٹی اتھارٹی قائم کی گئی ہے جو بس ریپڈ ٹرانزٹ (BRT) کے منصوبے کے معاملات دیکھے گی۔

جناب سپیکر!

۸۴۔ صوبائی حکومت محکمہ امداد و بحالی و آبادکاری کی استعداد میں خاطر خواہ اضافہ کر رہی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران پی ڈی ایم اے نے کشتیاں اور دیگر اشیاء خریدنے کے علاوہ صوبائی Emergency Operation Center کو بھی وسعت دی ہے۔ 2 کروڑ 82 لاکھ روپے کی مجموعی رقم اموات، زخمیوں اور متاثرہ گھروں کی مد میں دی گئی ہے۔ مزید برآں Rescue 1122 کا دائرہ کار ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، سوات اور نوشہرہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ جبکہ بنوں، کوہاٹ، صوابی، دیر لوئر، دیر اپر، چارسدہ چترال، ہری پور، مانسہرہ، کرک اور ٹانک میں بھی میں بھی جلد ہی 1122 کی سروس کام شروع کر دے گی۔

جناب سپیکر!

۸۵۔ صوبائی خودمختاری کے تحت صوبے کے اپنے محاصل میں اضافہ صوبائی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ میں معزز ایوان کے سامنے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی خاص توجہ کے باعث پچھلے چار سالوں میں صوبے کے اپنے مجموعی محاصل 89 ارب 20 کروڑ روپے تک جا پہنچے جبکہ سابقہ حکومت اپنے 5 سالہ دور میں صرف 33 ارب 40 کروڑ روپے ہی وصول کر سکی جس سے ہمارے چار سالہ محصولات 167 فیصد زیادہ ہیں۔ موجودہ حکومت کا اہم اقدام خیبر پختونخوا ریوینیو اتھارٹی کا قیام ہے۔ ٹیکس کے دائرہ کار میں توسیع لانے کے لئے سروسز کے شعبے میں رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس سے سروسز کی مد میں محصولات جو کہ 13-2012 میں 4 ارب 20 کروڑ تھے بڑھ کر 10 ارب ہو چکے ہیں۔ محصولات میں مزید بہتری لانے اور ٹیکس دہندگان کی سہولت کے لئے Tax Facilitation Centers کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۸۶۔ ہمارا صوبہ تمام جانے پہچانے اور قیمتی معدنی ذخائر سے مالا مال ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور علوم کو بروئے کار لاکران معدنیات کی دریافت، پیداوار، مارکیٹنگ اور استعمال کے بارے میں منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

۸۷۔ حکومت نے فرسودہ قوانین میں موزوں ترامیم کے ذریعے معدنیات کے شعبہ میں نمایاں اصلاحات کی ہیں اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات میں لائسنس کا آن لائن مینجمنٹ سسٹم، متعلقہ سافٹ ایپلیکیشن کا استعمال اور تنازعات کا خوش اسلوبی سے حل کرنا شامل ہیں۔مزید برآں ایک مکمل Mining Cadastral System کے قیام پر کام بھی ہورہا ہے۔ ڈائریکٹریٹ جنرل مائنیز اینڈ منرل میں Monitoring & Evaluation System نظام کے تحت غیر قانونی معدنی کھدائی، پیداوار کو صحیح رپورٹنگ، موجودہ نظام میں خامیوں پر قابو پا کر شفافیت، قانون کی حکمرانی اور علاقائی سطح پر انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ جوکہ پچھلے سال کے برعکس کافی زیادہ ہیں۔

۸۸۔ حکومت صوبے میں موجود معدنی ذخائر کے ذریعے صوبائی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کررہی ہے۔امسال صوبائی خزانے میں معدنیات کے شعبے میں ایک ارب 74 کروڑ روپے کے محاصل جمع کئے گئے۔

جناب سپیکر!

۸۹۔ اب میں معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2017-18 کے بجٹ کا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

۹۰۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 603 ارب روپے ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی 603 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۹۱۔ آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

- وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے صوبے کو 326 ارب روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 11 فیصد زیادہ ہے۔
- بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 39 ارب، 17 کروڑ، 13 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 11 فیصد زیادہ ہے۔
- صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل وگیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 24 ارب، 68 کروڑ، 22 لاکھ روپے دستیاب ہوسکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 43 فیصد زیادہ ہے۔
- بجلی کے خالص منافع کی مد میں 20 ارب 78 کروڑ 50 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
- خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں 15 ارب روپے وفاقی حکومت فراہم کرے گی۔
- صوبے کے اپنے ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل سے 45 ارب 21 کروڑ 50 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے ۔جن میں سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 13 ارب 65 کروڑ 30 لاکھ روپے اور صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 3 ارب 63 کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔
- اضافی اخراجات کے لیے گزشتہ سالوں کی بچت شدہ رقومات میں سے 24 ارب 89 کروڑ 55 لاکھ روپے کی فراہمی کی تجویز ہے۔

- سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مختلف منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے 10 ارب روپے قرضہ لیا جائے گا۔
- پن بجلی گھروں کی فنانسنگ کے لئے ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ سے 15 ارب روپے مہیا ہونگے۔
- اسی طرح Foreign Projects Assistance کی مدمیں 82 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

۹۲۔ آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 603 ارب روپے ہے جس میں 395 ارب روپے اخراجات جاریہ کے لیے مختص کیے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم کی نسبت تقریباً 15 فیصد زیادہ ہیں۔ چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

- تعلیم کے لیے 127 ارب، 91 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن میں 115 ارب، 92 کروڑ روپے ابتدائی وثانوی تعلیم کے لئے اور 11 ارب 99 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کے لئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 18 فیصد زیادہ ہے۔
- صحت کے لیے 49 ارب، 27 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 31 فیصد زیادہ ہے۔
- سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی خواتین کے لیے ایک ارب، 85 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 7 فیصد زیادہ ہے۔
- پولیس کے لیے 39 ارب، 73 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 21 فیصد زیادہ ہے۔
- آبپاشی کے لیے 3 ارب، 76 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 10 فیصد زیادہ ہے۔
- فنی تعلیم اور افرادی تربیت کے لیے 2 ارب 25 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد زیادہ ہے۔

- کھیل، ثقافت وسیاحت کے لیے 72 کروڑ روپے سے زائد مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہے۔
- زراعت کے لیے 4 ارب، 35 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد زیادہ ہے۔
- ماحولیات وجنگلات کے لیے 2 ارب، 37 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 19 فیصد زیادہ ہے۔
- مواصلات وتعمیرات کے شعبے میں سڑکوں، شاہراہوں، پُلوں اور سرکاری مکانات کی بحالی و مرمت کے لئے 6 ارب، 61 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- پنشن کے لیے 53 ارب، روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 30 فیصد زیادہ ہیں۔
- گندم پر سبسڈی کے لئے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی 2 ارب، 90 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کے لیے 8 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اور
- بیرونی واندرونی قرضوں کی واپسی اور سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ اور موٹر سائیکل ایڈوانسز کے لئے 7 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۳۔ ہماری حکومت نے مالیاتی نظم وضبط کو مؤثر بنانے کے لیے رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں فلاحی، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔

۹۴۔ آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ میں 336 ارب، 27 کروڑ روپے فلاحی بجٹ کے لیے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 56 فیصد ہے اس طرح یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلے میں 14 فیصد زیادہ ہے۔

۹۵۔ اسی طرح انتظامی بجٹ کے لیے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 58 ارب،73 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 10 فیصد ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 18 فیصد زیادہ ہے۔

۹۶۔ ترقیاتی بجٹ کے لئے آئندہ مالی سال 208 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا تقریباً 34 فیصد بنتا ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 29 فیصد زیادہ ہے۔

۹۷۔ ہمارے صوبے کے اپنے محصولات انتہائی کم ہیں جن میں اضافہ ناگزیر ہے۔لیکن حکومت کو یہ بھی احساس ہے کہ عوام پر نیا ٹیکس لگا کر مزید بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا۔اس لئے محض ٹیکسوں کی موجودہ شرح میں منصفانہ اضافہ اور ضروری ردوبدل تجویز کیا گیا ہے۔جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- UIP ٹیکس کی مد میں 5 مرلہ کے مکان پر ٹیکس کی چھوٹ کو برقرار رکھا گیا ہے۔جبکہ 5 مرلہ کے وہ مکانات جو ذاتی رہائش کے علاوہ ہیں اور اس سے اوپر درجہ والے رہائشی مکانات کے ٹیکس ریٹس میں مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔
- پروفیشنل ٹیکس شیڈول میں 2014 میں ترمیم کی گئی تھی۔اب اس میں چند نئی کیٹگریز شامل کرنے کے علاوہ موجودہ کچھ کیٹگریز کے ٹیکس ریٹس میں مناسب اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔
- سیلز ٹیکس کے شیڈول اول میں خدمات کا تعین ہے۔ اس شیڈول میں ایک نئی سروس (Ride Hailing Service) کو شامل کرنے کی تجویز ہے۔
- ٹرانسپورٹ کی مد میں سٹیج کیرج روٹ پرمٹ، گڈز فارورڈنگ ایجنسی، باڈی بلڈنگ لائسنس فیس اور فٹنس فیس وغیرہ میں مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔
- نان ٹیکس کی مد میں محکمہ ٹورازم کے زیر سایہ ریسٹورنٹ اور ہوٹل کی رجسٹریشن اور لائسنس فیسوں میں بھی ردوبدل کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

۹۸۔ اب میں آپ کی اجازت سے اِس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 18-2017 کے

سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر!

۹۹۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں۔

- سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 208 ارب روپے ہے، جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔اس میں 82 ارب روپے بیرونی امداد بھی شامل ہے۔
- آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 126 ارب روپے پر محیط ہے۔
- صوبائی پروگرام 1632 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 1182 جاری اور 450 نئے منصوبے شامل ہیں۔
- یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کے لئے مختص کیں ہیں تا کہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو فائدہ پہنچے۔

جناب سپیکر!

۱۰۰۔ میں اِس معزز ایوان کی توسط سے تمام دوست ممالک برطانیہ، جاپان، یورپی یونین، امریکہ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا اور عالمی اداروں بشمول اقوامِ متحدہ، عالمی بنک، یوایس ایڈ اور ایشیائی ترقیاتی بینک کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے صوبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور امید رکھتا ہوں کہ ان اداروں کا تعاون مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۱۔ صوبائی حکومت بہتر تعلیم مہیا کرنے میں کوشاں ہے تا کہ صوبے کی بہتر معاشرتی واقتصادی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے۔صوبائی حکومت صوبہ بھر میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کا قیام، ان کی اپ گریڈیشن اور موجودہ سکولوں میں ضروری مرمت و بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بھی یقینی بنائے گی۔صوبے میں یکساں نصاب تعلیم کو مزید وسعت دی جائے گی۔

۱۰۲۔ اس کے علاوہ سکولوں میں ضرورت کے تحت فرنیچر، لیبارٹریوں کا سامان اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ مستحق اور ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے اور اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کیلئے عملی

اقدامات اُٹھائے جائینگے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں سرکاری کالجوں میں اضافی کمروں کی تعمیر، پانی کی فراہمی، امتحانی کمروں کی تعمیر، فرنیچر، کمپیوٹرز، لائبریری کتب، مشینری و لیبارٹری کے آلات کے علاوہ پہلے سے موجود کالجوں میں شمسی توانائی سے چلنے والے آلات کو نصب کرنا، صوبے میں سرکاری کالجوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا، سرکاری کالجوں کو سیکیورٹی کی فراہمی کو ممکن بنانا، چاردیواری کی تعمیر، اساتذہ کو مختلف شعبوں میں لازمی تربیت کی فراہمی، کھیل کے میدانوں کو کالج کونسل کے ذریعے بحالی جیسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔

۱۰۳۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال 2017-18 میں 14 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل 77 منصوبوں پر خرچ ہونگے۔ ان میں 60 جاری منصوبوں کیلئے 12 ارب 65 کروڑ روپے جبکہ 17 نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 35 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبہ کے اہم اہداف درجہ ذیل ہیں:۔

- 100 مسجد مکتبوں کو پرائمری سکولوں میں تبدیل کیا جائے گا۔
- صوبے بھر میں ضرورت کی بنیاد پر طلبا و طالبات کیلئے 410 نئے پرائمری سکول قائم کیے جائیں گے۔
- صوبہ کے مختلف اضلاع کرک، ہری پور، چارسدہ، ہنگو، اور بٹگرام میں ماڈل سکولز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- 14 ہزار نئے اساتذہ کی تعیناتی کو ممکن بنایا جائے گا۔
- سکول نہ جانے والے بچوں کے بارے میں گھر گھر سروے کیا جائے گا۔
- ایسی خواتین ٹیچرز جو دور دراز علاقوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں انکو خصوصی الاؤنس دیا جائیگا۔ جبکہ بہتر کارکردگی کی بنیاد پر اساتذہ، ہیڈ ماسٹرز اور پرنسپل کو بھی خصوصی انعامات سے نوازہ جائے گا۔
- صوبے کی سطح پر طلباء و طالبات کیلئے 100 پرائمری سے مڈل سکول تک، 100 مڈل سے ہائی سکول تک جبکہ 100 ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول تک کا درجہ بڑھایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۴۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کیلئے مالی سال 2017-18 میں 6 ارب 32 کروڑ

روپے مختص کیئے گئے ہیں جو کل 65 منصوبوں پر خرچ ہونگے۔ان میں 38 جاری منصوبوں کیلئے 3 ارب 99 کروڑ 66 لاکھ روپے جبکہ 27 نئے منصوبوں کیلئے 2 ارب 32 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔شعبہ اعلیٰ تعلیم کے اہم اہداف درجہ ذیل ہیں:۔

- ڈائریکٹریٹ آف آرکائیوز میں سیمینار ہال کی درجہ بندی کی جائے گی۔
- صوبے کی سطح پر پہلے سے موجود عوامی لائبریریوں کی تعمیر ومرمت کی جائیگی۔
- صوبہ کی سطح پر مزید 62 کالجوں میں 4سال بی ایس پروگرام جبکہ 4سال Teacher Engagement Program کی استعداد بڑھائی جائے گی۔
- ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام میں کالجوں کے لیکچرارز جو کہ زیر تعلیم ہیں کیلئے فیکلٹی ڈویلپمنٹ سپورٹ پروگرام کا اجراء کیا جائے گا، جبکہ صوبہ کے مختلف کالجوں کے لیکچررز کو تربیت بھی دی جائے گی۔
- ضرورت کی بنیاد پر صوبے میں 10 نئے سرکاری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔
- پاک۔آسٹریا کے تعاون سے صوبہ خیبر پختونخواہ میں 8 ارب 20 کروڑ کی لاگت سے اپنی نوعیت کے پہلے فخا شولے (سائنس وٹیکنالوجی ادارے) کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔
- صوبائی حکومت نے سرکاری وغیر سرکاری یونیورسٹیوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے کوالٹی اشورنس سیل کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۵۔ صوبائی حکومت لوگوں کو بہتر اور معیاری صحت کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے ہمیشہ سے پرعزم ہے۔صوبائی حکومت نے صحت کے شعبہ میں ایسے اقدامات شامل کیے ہیں جن کے ذریعے زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ڈینگی سے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں و ماؤں کی شرح اموات کم کرنے کے علاوہ کینسر، یرقان اور ٹی بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج کی سہولت فراہم ہو سکے۔اِس کے علاوہ تخفیف غربت پروگرام کے تحت صوبے بھر کے ہسپتالوں میں حادثات اتفاقیہ کو ادویات کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے گا۔علاوہ ازیں HIV, Hepatitis اور Thalassemia کے کنٹرول کے لئے مربوط حکمت

عملی شروع کی گئی ہے۔ جس کے تحت Screening/Testing کی سہولیات ضلعی سطح کے ساتھ ساتھ ڈویژنل سطح پر بھی فراہم کی جائیگی۔

۱۰۶۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں صحت کے شعبہ کے 101 منصوبوں کیلئے 12 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ان میں 75 جاری منصوبوں کیلئے 9 ارب 96 کروڑ روپے جبکہ 26 نئے منصوبوں کیلئے 2 ارب 4 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔اس شعبے کے اہداف مندرجہ ذیل ہیں۔

- ہیپاٹائٹس سنٹر نشتر آباد، حیات آباد میڈیکل کمپلکس PGMI، اتفاقیہ حادثاتی بلاک خیبر ٹیچنگ ہسپتال، گردوں کے امراض کے انسٹیٹیوٹ حیات آباد، لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں اضافی وارڈز کی تعمیر جبکہ ضلع سوات میں سیدو گروپ آف ہاسپٹلز کی نئی تعمیر کردہ عمارات کیلئے آلات خریدے جائیں گے۔
- صوابی اور سوات میں بنیادی صحت کے مراکز کو دیہی صحت کے مراکز میں تبدیل کیا جائے گا۔
- 47 ہزار ٹی بی کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔
- اس سال 1300 سرطان کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔
- 3900 نئے لیڈی ہیلتھ ورکرز، 181 ای پی آئی (EPI) ٹیکنیشن اور نیوٹریشن پروگرام کے تحت مزید 78 نرسوں کو بھی بھرتی کیا جائے گا۔
- ای پی آئی ٹیکنیشن کو 1500 نئے موٹر سائیکل فراہم کیے جائیں گے۔
- ضلعی ہسپتال کوہستان اور دیہی مرکز صحت شیوا صوابی کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۷۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں شعبہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کے ذریعے معاشرے کے غریب و نادار، خصوصی افراد، نشے کے عادی افراد کا علاج اور بعدازاں ان کو فنی مہارت میں تربیت فراہم کرنے کے علاوہ گداگروں کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کیساتھ ساتھ خواجہ سراؤں کی بہبود کیلئے بھی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔اِس سال محکمہ اپنے منصوبوں کے ذریعے صوبے بھر میں فلاحی مراکز میں بے سہارا و یتیم بچوں، بے سہارا خواتین کو

پناہ وہنر کی تعلیم، معذور اور معمّر افراد کیلئے وظائف، منشیات کے عادی اَفراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت کیلئے موثر اقدامات اٹھائے گی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں اِس شعبے کے 33 منصوبوں کیلئے 46 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں 21 جاری منصوبوں کیلئے 39 کروڑ روپے جبکہ 12 نئے منصوبوں کیلئے 7 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے۔

- چارسدہ میں بہرے اور گونگے بچوں کیلئے سکول کا قیام۔
- سوات میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور خود کفالت کے مرکز کے قیام کیلئے زمین کی خریداری۔
- صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں اسپیشل ایجوکیشن سکولوں کی ثانوی سطح تک کا قیام۔
- پشاور میں صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام کیلئے بولو (Bolo) ہیلپ لائن مرکز کا قیام۔
- چترال میں دارلامان کا قیام۔
- پشاور میں خواجہ سراؤں کیلئے فنی مہارت میں ترقی اور بحالی سنٹر کا قیام۔
- صوبہ کے مختلف اضلاع جن میں نوشہرہ، مردان، ہری پور، شانگلہ میں ایک ایک جبکہ چارسدہ میں تین ووکیشنل سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۸۔ کسی بھی علاقے کا ثقافتی ورثہ، کھیل اور سیاحتی مقامات کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے، صوبہ خیبر پختونخواہ کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں سے نوازا ہے۔ اس شعبہ کے ذریعے صوبہ کے عوام کو مقامی سطح پر سیاحت، کھیل، امور نوجوانان اور آثار قدیمہ میں باہمی رابطے کے ذریعے آمدن کو بڑھانے کی سرگرمیوں کیساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کے طلبہ کو عجائب گھروں کی سیر کرائی جائیگی تاکہ انکو اپنی تہذیب وتمدن سے آگاہی حاصل ہو۔ اس کے علاوہ معلوماتی ورہائشی مراکز برائے سیاحت ونوجوانان کو مرحلہ وارطور پر پورے صوبے میں پھیلایا جائے گا۔ علاوہ ازیں علاقائی ہوٹلوں اور ٹریول ایجنٹس کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔ نوجوانوں کو کھیل کی طرف راغب کرنے کیلئے ایسے اقدامات کیے جائیں گے جن سے یہ مستقبل میں صحت مند شہری ثابت ہوں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں اس شعبہ کے 54 منصوبوں کیلئے 3 ارب 14 کروڑ روپے مختص

کیے گئے ہیں۔ان میں 42 جاری منصوبوں کیلئے 2 ارب 52 کروڑ روپے جبکہ 12 نئے منصوبوں کیلئے 62 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔اس شعبے کے چیدہ چیدہ اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

- صوبہ بھر میں آثارقدیمہ کی جگہ کی تلاش وکھدائی کے ساتھ ساتھ آثارقدیمہ کی ترقی کیلئے سرگرمیاں۔
- کالاش کی ثقافت کوتحفظ اور ترقی دینا۔
- پشاور میں آرٹ اکیڈیمی جبکہ ڈویژنل لیول پر کلچرل کمپلکسز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- کلچرانڈومنٹ فنڈ کا قیام۔
- قیوم سٹیڈیم پشاور میں فٹ بال گراؤنڈ کو عالمی میعار کے مطابق تیار کیا جائے گا۔
- صوبے کے مختلف اضلاع جن میں ڈیرہ اسماعیل خان، سوات، کوہاٹ اور چارسدہ میں ہاکی کھیلنے کیلئے ٹرف مہیا کرنا۔
- گلیات کے طرز پر ناران، کالام، شیخ بدین، چترال اور دوسرے سیاحتی مقامات کی مربوط ترقی کیلئے اندرونی سڑکوں کی تعمیر، تزئین و آرائش اور نکاسی آب کی سہولیات کے علاوہ لوکل ایریا اتھارٹیز کو بھی مستحکم کیا جائے گا۔جس سے اِن علاقوں کی معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع بھی میسر ہونگے۔
- صوبائی ٹوارزم اتھارٹی کا قیام۔
- قدیم تہذیب کی حامل جگہوں کی نشاندہی وبحالی۔

جناب سپیکر!

۱۰۹۔ شاہرات کسی بھی علاقے کی آمدورفت میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں، چاہے وہ منڈی سے سامان کی ترسیل ہو یا گاؤں سے شہر تک رسائی ہو کیلئے بہتر اور فعال مواصلاتی نظام پر منحصر ہے۔صوبائی حکومت آئندہ مالی سال صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کیلئے کئی منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،جس سے مختلف اضلاع میں 600 کلومیٹر پختہ سڑکیں اور 20 آرسی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر وتنصیب مکمل کی جائیں گی۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 349 منصوبوں کیلئے 13 ارب 73 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ان میں 305 جاری منصوبوں کیلئے 12 ارب 94 کروڑ روپے جبکہ 44 نئے منصوبوں

کیلئے 79 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔جن سے درجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے۔

- چمکنی سے بڈھ بیر تک براستہ سوڑی زئی 16 کلومیٹر روڈ کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- صوابی میں 12 کلومیٹر بائی پاس روڈ کی تعمیر جبکہ سوات میں کانجو فلائی اوور پُل کی جائزہ رپورٹ بھی تیار کی جائے گی۔
- سوات ایکسپریس وے Phase-I میں چکدرہ تک اور Phase-II میں چکدرہ تا مینگورہ تعمیر کی جائے گی۔
- پشاور میں پیرزکوڑی فلائی اوور اور سوات اور مردان میں بھی اوور ہیڈ برجز کی تعمیر کی جائے گی۔
- ضلع چترال میں گرم چشمہ روڈ شغور سے موغ تک بلیک ٹاپ روڈ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ایک عدد پُل بھی تعمیر کی جائے گی۔
- ضلع دیر لوئر میں خزانہ بائی پاس پنجکوڑہ دریا پر نئے RCC پُل کی تعمیر عمل میں لائی جائے گی۔
- صوبہ بھر میں 7 عدد میٹریل ٹیسٹنگ لیبارٹریز کا قیام۔

جناب سپیکر!

۱۱۰۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں مکانات کے شعبے کے 16 منصوبوں کیلئے 54 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ان میں 7 جاری منصوبوں کیلئے 43 کروڑ روپے جبکہ 9 نئے منصوبوں کیلئے 11 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کیے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

- ہنگو میں ٹاؤن شپ تعمیر کرنے کیلئے 1755 کنال غیر سرکاری زمین کا حصول
- صوبہ کی سطح پر غریب عوام کیلئے جپل کور کے نام سے مکانات تعمیر کیے جائیں گے۔
- چارسدہ میں 187 کنال پر محیط سرکاری ہاؤسنگ سکیم کا اجراء کیا جائے گا۔
- سوات میں 1500 کنال ابوہا ہاؤسنگ سکیم کیلئے زمین کا حصول۔
- پشاور میں ورسک روڈ پر دو مختلف مقامات پر بالترتیب 13 کنال اور 5 کنال پر اپارٹمنٹس اور شاپنگ

مال کیلئے منصوبہ بندی وجائزہ رپورٹ کے ساتھ ساتھ خاکہ بھی تیار کیا جائے گا۔

- نشتر آباد پشاور میں High Rise Flats کی تعمیر کی جا رہی ہے۔
- ماڈل ٹاؤن پشاور اور موٹروے سٹی نوشہرہ جیسے بڑے منصوبے بھی شروع کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۱۱۔ شہری ترقی صوبے کا ایک اہم جز ہے۔گذشتہ کئی سالوں سے دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف منتقلی کے رُجحان میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جس سے شہری علاقوں پر آبادی کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔صوبائی دارلحکومت میں ٹریفک کے نظام، نکاسی آب، صفائی اور پینے کے پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کیلئے ایک بہترین جامع حکمت عملی مرتب کی گئی ہے۔موجودہ حکومت نے مالی سال 2017-18 میں شہری ترقی کے شعبے کو 30 منصوبوں کیلئے 6 ارب 16 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ان میں 24 جاری منصوبوں کیلئے 5 ارب 62 کروڑ روپے جبکہ 6 نئے منصوبوں کیلئے 54 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

- صوبے کے مختلف اضلاع جن میں سوات، ایبٹ آباد، ڈیرہ اسماعیل خان، مردان، چارسدہ، نوشہرہ، صوابی، ہری پور، بنوں اور کوہاٹ میں ہسپتالوں، عوامی مقامات اور پرائیویٹ جگہوں سے ٹھوس فضلات کو تلف کرنے کیلئے لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے مطالعاتی جائزہ رپورٹ تیار کی جائے گی۔
- پشاور کے شہری علاقوں میں ایل ای ڈی لائٹس نصب کی جائیں گی۔
- ناردرن سیکشن رنگ روڈ بمعہ ورسک جمرود روڈ کی تعمیر جبکہ نئے جنرل بس سٹینڈ کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۱۲۔ خالص اور صاف پانی بقائے حیات کیلئے نہایت ضروری ہے۔اِنھی اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے آبنوشی کے شعبہ میں کئی اہم منصوبے شامل کیے ہیں، جن کے ذریعے صوبے کے مختلف اضلاع میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنا، پہلے سے موجود بوسیدہ پائپوں کی مرمت کے علاوہ صوبے میں پانی ذخیرہ کرنے کیلئے

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر، پہلے سے موجود ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی کے ذریعے چلانے والے آلات کی تنصیب کی جائیگی تاکہ ہمہ وقت بجلی میسر ہو۔ مالی سال 18-2017 میں اس شعبے کے 84 منصوبوں کے لئے 5 ارب 16 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ ان میں 68 جاری منصوبوں کیلیئے 4 ارب 7 کروڑ روپے جبکہ 16 نئے منصوبوں کیلیئے ایک ارب 9 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:۔

- صوبہ بھر میں پینے کے صاف پانی کے بوسیدہ پائپوں کی دوبارہ تعمیر و بحالی۔
- صوبے کی سطح پر پہلے سے موجود 100 مختلف واٹر سپلائی سکیموں کو شمسی توانائی سے چلنے والے آلات نصب کیے جائیں گے۔
- پشاور میں میٹریل ٹیسٹنگ لیب کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- کرک کے مختلف علاقوں میں پانی مہیا کرنے کیلیئے چنغوز ڈیم اور لواغور ڈیم کی توسیع کی جائے گی۔
- ضلع ایبٹ آباد میں گلیات اور لوراسرکل کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کی سکیم۔
- ضلع مانسہرہ میں گریویٹی فلو واٹر سکیم کا اجراء۔
- ہری پور میں پانی مہیا کرنے کے منصوبے کی بحالی و تعمیر۔

جناب سپیکر!

۱۱۳۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں توانائی و بجلی کے شعبے کے کل 45 منصوبوں کیلیئے 4 کروڑ روپے مختص کیے ہیں، جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی اہم نئے منصوبے شروع کیے جارہے ہیں۔ جو کہ خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ اِس شعبہ کے منصوبے درجہ ذیل ہیں۔

- لکی مروت میں تیل کے ذخائر کی تلاش اور پیداوار میں رعایت فراہم کرنا۔
- صوبہ بھر میں 4 ہزار مساجد میں شمسی توانائی والے آلات نصب کیے جائیں گے۔
- صوبہ کے مختلف اضلاع میں ہائیڈل پاورز جن میں موجی گرام، شوغور، استوربونی، بری کوٹ پتراک، پتراک شرینگل اور غریہت سوارلشت کے مقامات پر تعمیر کیے جائیں گے جن سے تقریباً 1233 میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ مانسہرہ بالاکوٹ میں 300 میگا واٹ ہائیڈل پاور کی تعمیر ایشیائی

ترقیاتی بینک کے اشتراک سے مکمل کی جائے گی۔

- صوبہ بھر میں تیل اور گیس کے ذخائر کی ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کو فروغ دیا جائے گا۔
- ریشون ہائیڈل پاور کی ازسرنو بحالی، توانائی تک رسائی کیلئے ابشاروں، نہروں اور دریاؤں پر منی ہائیڈل پاور تعمیر کیے جائینگے۔ اِس کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے صوبہ بھر میں سرکاری سکولوں اور بنیادی مراکز صحت کو شمسی توانائی کے تحت بجلی فراہم کی جائے گی۔
- خیبر پختونخوا تیل وگیس کمپنی کے دفتر کیلئے زمین کی خریداری اور تعمیر کے علاوہ تیل وگیس کی دریافت کیلئے ٹیکنکل لیبارٹری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔اس کے علاوہ ڈیٹا سائزمک ریکارڈ بھی خریدا جائیگا تاکہ زمین کے اندر زلزلہ کے اثرات کا پتہ لگایا جاسکے۔جن کی رقم ہائیڈل فنڈ سے فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۱۴۔ صوبہ خیبر پختونخواہ میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آبپاشی کا بہترین نظام ہے۔آبپاشی کے اس نظام کو بروئے کارلانے کیلئے مزید بہتر اور فعال بنایا جاسکتا ہے۔آبپاشی ہمارے زراعت کے لئے ایک شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اِس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے۔صوبائی حکومت نے آبپاشی کے شعبے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 کے تحت 209 منصوبوں کیلئے 7 ارب 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ان میں 192 جاری منصوبوں کیلئے 6 ارب 95 کروڑ روپے جبکہ 17 نئے منصوبوں کیلئے 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔

- صوبہ بھر میں 20 نئے چھوٹے ڈیم تعمیر کیے جائیں گے۔
- چشمہ رائٹ بنک کینال لفٹ کم گریویٹی منصوبے کا آغاز کیا جائے گا۔
- ضلع نوشہرہ میں جلوزئی ڈیم کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- ضلع چارسدہ میں کڑپہ اور شہید بابا ڈیم جبکہ نوشہرہ میں نائی ڈیم تعمیر کیے جائیں گے۔
- صوبہ کی سطح پر نہروں اور نکاسی آب کے نظام کو درست کرنے علاوہ نہروں سے منسلک سڑکوں کی بہتری اور توسیع بھی عمل میں لائی جائے گی۔

- نوشہرہ، مردان اور چارسدہ میں دریائے کابل کے ساتھ دائیں طرف حفاظتی پشتے کو تعمیر کیا جائے گا۔
- دریائے پنجکوڑہ کے دائیں اور بائیں کنارے سے تالاش تک نہر کی تعمیر۔
- ضلع پشاور اور نوشہرہ میں ورسک کنال کی Lining کی جائے گی۔
- صوبہ بھر میں پہلے سے موجود ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی سے چلانے والے آلات نصب کیے جائیں گے۔
- ضلع مردان میں رنگ مالا آبپاشی سکیم کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- ضلع مانسہرہ میں سرن رائٹ بنک کنال تعمیر کیا جائے گا۔
- صوبہ بھر میں سیلاب سے بچاؤ کیلئے دریاؤں، نالوں اور پہاڑی آبشاروں کیلئے حفاظتی پشتوں کے ڈھانچے تعمیر کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۱۱۵۔ زراعت ہماری قومی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے، صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں زراعت کے شعبے میں 38 منصوبوں کے لئے 3 ارب 99 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ ان میں 17 جاری منصوبوں کیلئے 2 ارب 82 کروڑ روپے جبکہ 21 نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 17 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن سے درج ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے:

- صوبائی حکومت بیج کی پیداوار کے یونٹس کی صلاحیت کو مزید بہتر کرے گی۔
- ماڈل فارمز سنٹر کے ذریعے 11 ہزار 500 چھوٹے زرعی مشینری والے آلات زمینداروں کو مہیا کیے جائیں گے۔
- 49 لاکھ زیتون کے پودے لگائے جائے گے جبکہ 3 ہزار ایکڑ اراضی پر اعلیٰ قسم کے آبپاشی کے نظام High Efficiency Irrigation System بھی نصب کیے جائیں گے۔
- صوبہ کی سطح پر ماہی پروری کی افزائش کے قیام کے ساتھ ساتھ اسکی استعداد بھی بڑھائی جائے گی۔
- گومل زم ڈیم کمانڈ ایریا ڈیولپمنٹ پراجیکٹ کے تحت ضلع ڈی۔آئی۔خان اور ٹانک میں ایک لاکھ 63

ہزارا یکٹر زمین کو زیر آب لایا جائے گا، جس سے صوبے کی معیشت میں مثبت تبدیلی آئے گی۔

- 8 ہزار 350 آبی کھالیں اور 100 پانی ذخیرہ کرنے کیلئے ٹینک تعمیر کیے جائیں گے۔
- صوبے میں پہلے سے موجود سول ویٹرنری ڈسپنسریز کی عمارات کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پہلے سے موجود مویشیوں کی افزائش کے فارمز کی بہتری عمل میں لائی جائے گی۔
- 21 لاکھ 82 ہزار جانوروں کے علاج کے ساتھ ساتھ 19 لاکھ 20 ہزار جانوروں اور 8 لاکھ 40 ہزار پرندوں کی ویکسینیشن کی جائے گی، جبکہ 3 لاکھ 24 ہزار جانوروں میں مصنوعی نسل کشی کی جائیگی۔

جناب سپیکر!

۱۱۶۔ بلاشبہ ترقی یافتہ اقوام کی صنعتی ترقی کا راز مربوط فنی تعلیمی اور افرادی قوت میں مضمر ہے۔ صنعتی ترقی کے فروغ کا انحصار ہنرمند اور تربیت یافتہ افراد کی دستیابی پر ہے کیونکہ وہ جدید مشینوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر صنعتی پیداوار کو معیاری اور منافع بخش بنا کر صوبے کی پیداوار میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ خصوصاً چھوٹی صنعتیں ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں شعبہ صنعت کے 25 منصوبوں کیلئے ایک ارب 64 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں 17 جاری جبکہ 8 نئے منصوبے شامل ہیں۔ حکومت خیبر پختونخواہ نے چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے کئی اقدامات اُٹھائے ہیں، جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کیے گئے ہیں ان میں صوابی اور چارسدہ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے نئے کیمپس کی جائزہ رپورٹس، کرک اور کوہاٹ کی حدود میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے زمین کی خریداری اور جائزہ رپورٹ، پشاور میں نئے صنعتی زون کا قیام کیلئے زمین کی خریداری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ضلع چترال میں صنعتی کارخانوں میں ماربل سٹی کا قیام، پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹرک ٹرمینل کے قیام کیلئے زمین کا حصول، بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کیلئے اقدامات کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں اکنامک ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

جناب سپیکر!

۱۱۷۔ ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں 9

منصوبوں کیلئے کل 17 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ ان میں 5 جاری منصوبوں کیلئے 15 کروڑ 10 لاکھ روپے جبکہ 4 نئے منصوبوں کیلئے 2 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے اس شعبے میں جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبوں کو شروع کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے، جن میں صوبہ خیبر پختونخواہ میں ٹرانسپورٹ انسپیکشن سٹیشن کا قیام کے علاوہ سی پیک کے ذریعے پشاور ریجن میں Rail Based Mass Transit System کے قیام کیلئے جائزہ رپورٹ بھی تیار کیا جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے صوبے کو جنگلات جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے، ہمیں چاہیئے کہ اس قیمتی نعمت کو نہ صرف تحفظ فراہم کریں بلکہ اس کو مزید وسعت دیں۔ جنگلات ماحول کو صاف اور خوشگوار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، جو نہ صرف معیشت میں اضافے کا سبب بنتے ہیں بلکہ علاقے کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتے ہیں، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ صوبائی حکومت نے سال 2017-18 میں اس شعبے کے 39 منصوبوں کیلئے 2 ارب 70 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں 35 جاری منصوبوں کیلئے ایک ارب 6 کروڑ 32 لاکھ روپے جبکہ 4 نئے منصوبوں کیلئے 94 کروڑ 38 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جن سے مختلف اہداف حاصل ہونگے۔

- بلین ٹری سونامی ایفارسٹیشن (Billion Tree Tsunami Afforestation) فیز۔III کے تحت نئے پودے لگائے جائیں گے۔
- صوبہ بھر میں جڑی بوٹیاں اور خوشبودار پودوں کے پلانٹ کی تخلیق نو کی جائے گی۔
- صوبے کی سطح پر جنگلی حیات کی بقاء اور ترقی کیلئے وفاق اور صوبہ خیبر پختونخوا کے تعاون سے گرین پاکستان کے نام سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔
- پشاور میں صوبے کا پہلا چڑیا گھر اس سال مکمل کرلیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۱۹۔ شعبہ لوکل گورنمنٹ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 35 منصوبوں کیلئے 4 ارب 50 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں، جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کیے

گئے ہیں۔جن میں وادی کمراٹ اور براول کے علاقے کی ترقی کیلئے خصوصی مراعات کا اجراء، جھیل سیف الملوک اور لولو پت جھیل کے علاقے کی ترقی، ضلع سوات اور چترال میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی دوبارہ بحالی، کالا بٹ ٹاؤن شپ میں سیوریج کے نظام کو نصب کرنا، پرانے زنگ شدہ پائپوں کی تبدیلی، SDG کے تعاون سے صوبے کی پائیدار ترقی کیلئے خصوصی مراعات فراہم کیے جائیں گے۔اس کے علاوہ لوکل کونسلز بشمول ضلع تحصیل اور ویلج کونسلز کیلئے 28 ارب روپے مختص کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۲۰۔ مالی سال 2017-18 میں داخلے کے شعبے میں 59 منصوبوں کیلئے 2 ارب 42 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ان میں 40 جاری منصوبوں کیلئے ایک ارب 98 کروڑ 30 لاکھ روپے جبکہ 19 نئے منصوبوں کیلئے 43 کروڑ 70 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کیے گئے ہیں۔جس کے ذریعے صوبے میں پولیس لائنز، پولیس سٹیشنز اور پولیس پوسٹوں کی تعمیر سے امن وامان میں بہتری، قانون کی بالا دستی اور عوام کو تحفظ فراہم کرنے کے اقدامات شامل ہیں۔اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

- پشاور میں جدید فرانزک لیبارٹری کا قیام۔
- صوبہ خیبر پختونخواہ خواتین پراسیکیوٹرز کے دفتر میں بہتر سہولیات کی فراہمی۔
- پشاور میں ٹریفک وارڈن کے عمارت کی تعمیر۔
- صوبے کی سطح پر مختلف تحصیل اور ٹاؤن ہیڈ کوارٹرز میں ماڈل پولیس سٹیشن کی تعمیر، پولیس کی بنیادی ڈھانچوں کو مزید وسعت دینا اور انسداد دہشت گردی کیلئے ریجنل ہیڈ کوارٹر جیسے منصوبے شامل ہیں۔
- پشاور میں سنٹرل جیل جبکہ نوشہرہ، ملاکنڈ اور شانگلہ میں ڈسٹرکٹس جیل کی تعمیر کیلئے جائزہ رپورٹس کی تیاری کے ساتھ ساتھ صوابی ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کی جائے گی۔
- صوبے کی سطح پر منتخب شدہ جیلوں میں خواتین و نابالغ بچیوں والے سیکشن کو مزید بہتر اور وسعت کے ساتھ ساتھ ماڈل انٹرویو کمرے بھی تیار کیے جائیں گے۔

۱۲۱۔ صوبائی ملازمین اور پنشنرز کے لئے ریلیف اقدامات

جناب سپیکر!

- سرکاری ملازمین کے مطالبے پر حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2010 کو بنیادی تنخواہ میں ضم کر دیا جائے گا اور انضمام کے بعد کی بنیادی تنخواہ پر 10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2017 دیا جائے گا۔
- پنشن میں بھی 10 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔
- BPS-05 تک ملازمین کو 5 فیصد ہاؤس رینٹ الاؤنس کی کٹوتی سے مستثنیٰ کیا جا رہا ہے۔
- ڈیلی الاؤنس کے ریٹ کو 60 فیصد بڑھایا جا رہا ہے۔
- اردلی الاؤنس کو 12 ہزار سے بڑھا کر 14 ہزار روپے کیا جا رہا ہے۔
- میت کی منتقلی و تدفین کی موجودہ شرح کو 1600 روپے سے بڑھا کر 4 ہزار 800 اور 5 ہزار روپے سے 15 ہزار روپے کیا جا رہا ہے۔
- کم از کم اجرت کو 14 ہزار سے بڑھا کر 15 ہزار کیا جا رہا ہے۔

۱۲۲۔ تنخواہ، پنشن اور الاؤنسز میں اضافے پر تقریباً 16 ارب 50 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات اٹھیں گے۔

جناب سپیکر!

۱۲۳۔ میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین، پوری قوم اور خیبر پختونخواہ کے عوام کو یہ واضح پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ارادے نیک ہیں۔ ہمارا اتحاد اخلاص اور جذبہ خدمت پر مبنی ہے جب ہم اپنی حالت کے بدلنے کا عزم رکھتے ہیں تو اللہ رب ذوالجلال بھی ہماری حالت سدھار دے گا۔ انشاءاللہ ہمارے نیک ارادوں کی تکمیل کیلئے ہمیں بزرگوں، ماؤں، بہنوں کی دعائیں، نوجوانوں کی پشت پناہی اور ہر امیر و غریب کی حمایت درکار ہے ان کی دُعاؤں اور ہماری جدوجہد کے طفیل یہ صوبہ ایک ایسے خطہ زمین کا منظر پیش کریگا جہاں امن ہوگا، تعلیم صحت و رہائش اور انصاف، روزگار و خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ انشاءاللہ۔ بدلا ہے خیبر پختونخواہ، بدلیں گے پاکستان (انشاءاللہ)۔

اسلام زندہ باد۔۔ پاکستان پائندہ باد۔۔ خیبر پختونخواہ ہمیشہ آباد رہے۔